قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 16/ دسمبر 2022ء | 21/ جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 16/ فتح 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 276

فرمانِ رسولؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَزَوَّجُوۡا الۡوُلُوۡدَ الۡوُدُوۡدَ فَاِنِّیۡ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الۡاُمَمَ

(ابوداؤد ونسائی کتاب النکاح)

ترجمہ: تم ایسی عورتوں کے ساتھ شادی کیا کرو جو زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور اپنے خاوندوں کے ساتھ محبت کرنے والی ہوں۔ کیونکہ میں دوسرے نبیوں کی امتوں کے مقابل پر اپنی امت کی کثرت پر قیامت کے دن فخر کرونگا۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

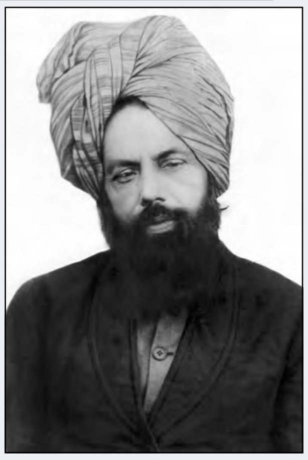

انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔ خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونو موجود ہونے چاہئیں۔ اگر خاوند عورت کو کہے کہ تو اینٹوں کا ڈھیر ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دے تو اس کا حق نہیں ہے کہ اعتراض کرے۔ ایسا ہی قرآن کریم اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرشد کے مرید کا تعلق ایسا ہونا چاہئے جیسا عورت کا تعلق مرد سے ہو۔مرشد کے کسی حکم کا انکار نہ کرے اور اس کی دلیل نہ پوچھے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 148 ایڈیشن 1984ء)

عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔مختصر الفاظ میں فرمادیا ہے وَلَھُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡھِنَّ (البقرہ:229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کردیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ۔تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 417-418 ایڈیشن 1984ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعۡضَھُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ وَّبِمَاۤ اَنۡفَقُوۡا مِنۡ اَمۡوَالِھِمۡ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلۡغَیۡبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ وَالّٰتِیۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَھُنَّ فَعِظُوۡھُنَّ وَاھۡجُرُوۡھُنَّ فِی الۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوۡھُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَکُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَیۡھِنَّ سَبِیۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیۡرًا ﴿۳۵﴾

(النساء: 35)

ترجمہ: مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو (پہلے تو) نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر (عند الضرورت) انہیں بدنی سزا بھی دو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت تلاش نہ کرو۔ یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ (النساء:35) کہہ کر مردوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہیں جو اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی بھلائی کا کام سپرد کیا ہے تم نے اس فرض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔ اس لئے اگر عورتوں میں بعض برائیاں پیدا ہوئی ہیں تو تمہاری نااہلی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ پھر عورتیں بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہیں، اب بھی، اس مغربی معاشرے میں بھی، اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں میں بھی کہ عورت کو صنف نازک کہا جاتا ہے۔تو خود تو کہہ دیتے ہیں کہ عورتیں نازک ہیں۔عورتیں خود بھی تسلیم کرتی ہیں کہ بعض اعضاء جو ہیں، بعض قویٰ جو ہیں مردوں سے کمزور ہوتے ہیں، مرد کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اس معاشرے میں بھی کھیلوں میں عورتوں مردوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں بنائی جاتی ہیں۔تو جب اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ میں تخلیق کرنے والا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ میں نے کیا بناوٹ بنائی ہوئی ہے مرد اور عورت کی اور اس فرق کی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ مرد کو عورت پر فضیلت ہے تو تمہیں اعتراض ہو جاتا ہے کہ دیکھو! جی اسلام نے مرد کو عورت پر فضیلت دے دی۔

(جلسہ سالانہ یوکے خطاب از مستورات
فرمودہ 31/ جولائی 2004ء عائلی مسائل اور ان کا حل صفحہ 83)

اس شمارہ میں

- صد سالہ جوبلی کے منانے کا دن ہے آج (منظوم)
- ناصرات الاحمدیہ کا سلوگن: Modesty is Part of Faith
- لجنہ اماء اللہ کا پس منظر اور سو سالہ ترقیات کا سفر
- لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت دنیا بھر میں مساجد کا قیام
- مسلم خواتین کی میراث
- خلافت خامسہ میں لجنہ جرمنی کی مالی قربانیاں
- سو سال قبل کا الفضل

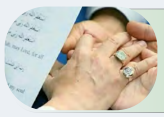

دربارِ خلافت

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بہر حال جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے، جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، یہ مخالفتیں بھی تیز ہو رہی ہیں اور ہوں گی۔ ان کی ہمیں کوئی فکر نہیں ہے، نہ ہونی چاہئے۔ آخر کار ان کی تقدیر میں ناکامی اور نامرادی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ہمیں جس بات کی فکر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے، ان مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ دعاؤں کے ساتھ اس سال کو بھر دیں، درود واستغفار پر اس قدر توجہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر رحمت کی نظر ڈالتے ہوئے اپنے فضلوں کو ہم پر وسیع تر کرتا چلا جائے۔ دشمن کے مکروں کو اُن پر الٹا دے۔ ہر مخالف کو اور ہر مخالفت کو ہوا میں اُڑا دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا، دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔‘‘

(سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 518-519)

پس یہی ہتھیار ہے جو ہم نے بھی استعمال کرنا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کو صحیح طور پر استعمال کرنے والے ہوں۔

آج جنوری کا پہلا جمعہ ہے اور روایت کے مطابق وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان بھی اس جمعہ کو ہوتا ہے اور گزشتہ سال میں اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوئے ہیں، جو وقفِ جدید کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے کئے اور کر رہا ہے، اُن کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ کچھ کا تو میں نے ذکر کیا ہے۔ افریقہ میں وقفِ جدید کے چندے کا بہت سا استعمال ہوتا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس چندے کی رقم بھی وہاں تبلیغی میدان میں آگے بڑھنے کا، مسجدیں بنانے کا اور دوسری چیزیں کرنے کا ایک ذریعہ بن رہی ہے۔

پس اب مَیں اس ضمن میں مزید کچھ کہوں گا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کی تحریک پہلے صرف پاکستان میں ہوتی تھی اور خلافتِ رابعہ کے وقت میں پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں یہ تحریک کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کی تا کہ افریقہ اور بھارت میں جماعت کے کاموں کو مزید وسعت دی جائے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال میں افریقہ اور بھارت میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اور کچھ خریدے بھی گئے ہیں، اس کے علاوہ تبلیغی سرگرمیاں ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ بیشک ان ممالک میں رہنے والے احمدی بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق غیر معمولی طور پر مالی قربانیاں کر رہے ہیں لیکن اُن کی غربت کی وجہ سے وہ اتنی زیادہ قربانی نہیں کر سکتے کہ تمام اخراجات پورے کر سکیں۔ اس لئے امیر ملکوں کا جو چندہ وقفِ جدید ہے، یہ خاص طور پر افریقہ اور بھارت میں خرچ کیا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ان ملکوں کے لوگ بھی ایک جذبے کے تحت چندے دیتے ہیں۔ ہمارے گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی نوجوان محمد سا کو نے بتایا کہ میری شادی کی تاریخ طے ہو گئی تھی اور گھر میں اتنی رقم نہیں تھی کہ شادی کی تیاریاں کی جا سکیں اور جہاں سے رقم آنے کی امید تھی، وہاں سے مسلسل مایوسی ہو رہی تھی۔ اس دوران چندوں کا مطالبہ ہوا تو جو رقم گھر میں موجود تھی وہ چندے میں ادا کر دی۔ اس پر اس کی منگیتر نے بڑا شور مچایا کہ یہ تم نے کیا کیا۔ جو معمولی رقم تھی وہ چندے میں دے دی۔ تو یہ نوجوان کہتے ہیں کہ میں نے اُسے کہا کہ خدا کے فضل سے مَیں ایک ایماندار شخص ہوں اور خدا پر یقین رکھنے والا شخص ہوں اس لئے گھبراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ خود ہماری مدد فرمادے گا اور خدا کی راہ میں دیا ہوا کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ اگلے روز ہی جب وہ کام پر گئے تو اُن کو وہ ساری رقم مل گئی جو ایک لمبے عرصے سے رُکی ہوئی تھی اور جب شام کو گھر لا کر انہوں نے دی تو لوگ حیران رہ گئے کہ کس طرح (اتنی) جلدی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

(خطبہ جمعہ 3 جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

صد سالہ جوبلی کے منانے کا دن ہے آج

صد سالہ جوبلی کے منانے کا دن ہے آج
اسلام کے حسین فسانے کا دن ہے آج

اسلام پر چڑھا ہے نئی عظمتوں کا دن
امن و سکون جگ میں بسانے کا دن ہے آج

خوش ہے ہر ایک شخص فضا خوشگوار ہے
روحانی خوشبوؤں میں نہانے کا دن ہے آج

ہر ملک گا رہا ہے ترانے خوشی بھرے
اپنے گھروں کو خوب سجانے کا دن ہے آج

احمدؑ ہیں ماہ تاب، محمدؐ ہیں آفتاب
صدق و وفا کے گیت سنانے کا دن ہے آج

غم کی سیاہ رات تو کب کی گزر چکی
اب تو خوشی سے ہنسنے ہنسانے کا دن ہے آج

نفرت نہیں کسی سے، محبت سبھی سے ہے
سارے جہاں کو ساتھ ملانے کا دن ہے آج

ناراضگی کو جانے دو غصے کو بھول جاؤ
روٹھے ہوؤں کو دل سے منانے کا دن ہے آج

ہوں واقفینِ زندگی یا واقفینِ نو
جگ میں انہی کی شمعیں جلانے کا دن ہے آج

محمد امجد خان۔ آسٹریلیا

اداریہ

ناصرات الاحمدیہ کا سلوگن

Modesty is Part of Faith

خاکسار لجنہ اماء اللہ کے سو سالہ جشن تشکر پر الفضل آن لائن کی خصوصی اشاعت کے لیے اداریہ کے عنوان کی تلاش میں تھا اور قارئین کرام سے بھی مشورہ کر رہا تھا کہ ہمارے ایک نمائندہ الفضل یو کے مکرم عامر محمود ملک نے مؤرخہ 2/ جنوری 2021ء کی ورچوئیل ملاقات کا احوال لکھ کر درخواست کی کہ حضور انور نے ناصرات الاحمدیہ کو Modesty is Part of Faith کا سلوگن دیا ہے۔ اس پر لکھنے کی ضرورت ہے تا دوسری صدی میں داخلے سے قبل ہر ناصرہ اس کی اہمیت سے آگاہ ہو۔

سو عرض ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 2/ جنوری 2021ء کو نیشنل عاملہ اماء اللہ برطانیہ کے ساتھ ایک ورچوئیل ملاقات میں ناصرات الاحمدیہ کو ایک Slogan سے نوازا۔ یہی سلوگن آج میرے اداریہ کا عنوان ہے۔ یعنی Modesty is part of Faith جو دراصل انگریزی ترجمہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کا یعنی

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ بعض روایات میں اَلْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ کے الفاظ بھی ملتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناصرات الاحمدیہ کو یہ سلوگن دیتے ہوئے فرمایا:

’’یہ بہت سی چیزوں کا احاطہ کر لے گا جس سے آپ کو آپ کی ناصرات کی تربیت کرنے میں مدد فراہم ہو سکے گی۔

اس مبارک نعرے کی مدد سے ناصرات ان شاء اللہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک نئی دنیا دریافت کریں گی۔

ہم اپنے تجربات ایک دوسرے سے بانٹیں گی۔ اپنے سر فخر سے بلند رکھتے ہوئے اپنے اعمال، خیالات اور الفاظ کے ساتھ دنیا کی قیادت کریں گی۔‘‘

حضورِ انور نے ایک موقع پر فرمایا۔

’’ناصرات کے حوالے سے (اخلاقی تربیت) کا کام بہت ہی اہم ہے۔‘‘

حیا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حیا کے مدمقابل لفظ بے حیائی کے لیے فحشاء اور فواحش کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ جیسے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ

(الاعراف:29)

یقیناً اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

- ایک موقع پر یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ (النحل:91) کہ بے حیائی سے منع فرماتا ہے۔

- پھر ایک مقام پر بہت واضح الفاظ میں فرمایا:

اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

(الاعراف:34)

میرے ربّ نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔

غض بصر کا حکم

حیا کے ضمن میں ایک واضح حکم غض بصر کا قرآن کریم میں ملتا ہے۔ مومنوں کو مومنات سے قبل یہ حکم دیا گیا۔ مردوں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(النور:31)

کہ مومن اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

جبکہ مومن عورتوں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ

(النور:32)

کہ وہ مومن عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔

شرم گاہوں کی حفاظت

قرآن کا یہ حکم بھی حیا ہی کا حصہ ہے۔ جیسا کہ مردوں کے لیے یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ (النور:31) اور عورتوں کے لیے یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (النور:32) کے الفاظ میں اپنی اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم ہے۔

پردہ کا حکم

حیا کے ضمن میں ایک بڑا حکم مومن عورتوں کو چہرہ کے پردہ کا حکم ہے۔ اس حوالہ سے تفصیلی حکم سورۃ الاحزاب آیت 60 اور سورۃ النور آیت 32 میں ملتے ہیں۔ وہاں سے اس کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

حیا کا مفہوم احادیث میں

شرم و حیا کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کا خاص خلق قرار دیا ہے۔ اس کی اہمیت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ کہہ کر مزید اجاگر کیا کہ ہر دین و مذہب کا ایک اپنا خاص خلق ہوا کرتا ہے۔ اسلام کا خاص خلق حیا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین از ملک سیف الرحمٰن مرحوم صفحہ 767-768)

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سابقہ تمام انبیاء کے حکیمانہ اقوال میں سے ایک یہ ہے کہ إذا لم تستحي فاصنعْ ما شئتَ

(بخاری کتاب الادب)

کہ جب حیا اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرے۔ فارسی میں اس کا ترجمہ کسی نے یوں کیا ہے ’’بے حیا باش ہر چہ خواہی کن۔‘‘

پھر آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا ہر حیا دار کو حسن سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب البر و الصلۃ فی الفحش)

- حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ جب آپؐ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس کا اثر ہم آپؐ کے چہرہ مبارک سے محسوس کرتے یعنی آپؐ کے چہرے کو دیکھ کر پتہ چل جاتا کہ یہ بات آپؐ کو پسند نہیں آئی۔ بالعموم آپؐ اس کا اظہار زبان سے نہ فرماتے۔

(مسلم کتاب الفضائل ترجمہ از حدیقۃ الصالحین صفحہ 770)

حیا کے حوالہ سے مختصر اسلامی تعلیم دینے کے بعد اصل مضمون کی طرف آتے ہوئے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ساٹھ (60) یا ستّر (70) سے بھی کچھ زائد حصوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا اور عام و آسان حصہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا ہے۔ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ سے اپنے خطابات، ورچوئیل ملاقاتوں میں احمدی ماؤں کو اپنی بچیوں کو حجاب پہننے اور حیا کے تمام پہلوؤں کو رکھنے کی طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ اُدھر احمدی بچیوں، ناصرات اور واقفات نو کو براہ راست حیا کے بارے اسلامی تعلیم اپنانے کی نصیحت فرما رہے ہیں اور اسکولز میں حجاب پہننے کی تلقین فرماتے ہیں۔ ایڈیٹر الفضل آن لائن کے ناطے احمدی مائیں اپنی بچیوں کے اسکولز میں حجاب کے حوالے سے بچیوں کے وفا پر خطوط لکھتی رہتی ہیں کہ کس طرح انہوں نے آزادی رائے و ضمیر کا نام لے کر اسکولز میں حجاب کو منوایا اور وہ اب اسکولز میں حجاب پہن کر جاتی ہیں۔

- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالہ سے فرمایا:

’’اس معاشرے میں جہاں ہر ننگ اور ہر بیہودہ بات کو اسکول میں پڑھایا جاتا ہے پہلے سے بڑھ کر احمدی ماؤں کو اسلام کی تعلیم کی روشنی میں، قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے بچوں کو بتانا ہو گا۔ حیا کی اہمیت کا احساس شروع سے ہی اپنے بچوں میں پیدا کرنا ہو گا۔ پانچ چھ سات سال کی عمر سے ہی پیدا کرنا شروع کرنا چاہئے۔ پس یہاں تو ان ملکوں میں چوتھی اور پانچویں کلاس میں ہی ایسی باتیں بتائی جاتی ہیں کہ بچے پریشان ہوتے ہیں جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ اسی عمر میں حیا کا مادہ بچیوں کے دماغوں میں ڈالنے کی ضرورت ہے۔ بعض عورتوں کے اور لڑکیوں کے دل میں شاید خیال آئے کہ اسلام کے اور بھی تو حکم ہیں۔ کیا اسی سے اسلام پر عمل ہو گا اور اسی سے اسلام کی فتح ہونی ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی حکم بھی چھوٹا نہیں ہوتا۔‘‘

(پردہ، احمدی ماؤں کی ذمہ داریاں alislam.org جلسہ سالانہ کینیڈا مستورات 8/ اکتوبر 2016ء)

- پھر فرمایا:

’’جو مائیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کے لباس کا خیال نہیں رکھیں گی وہ بڑے ہو کر بھی ان کو سنبھال نہیں سکیں گی۔ بعض بچیوں کی اُٹھان ایسی ہوتی ہے کہ دس گیارہ سال کی عمر کی بچی بھی چودہ پندرہ سال کی لگ رہی ہوتی ہے۔ ان کو اگر حیا اور لباس کا تقدّس نہیں سکھائیں گی تو پھر بڑے ہو کر بھی ان میں یہ تقدّس کبھی پیدا نہیں ہو گا۔ بلکہ چاہے بچی بڑی نہ بھی نظر

آ رہی ہو، چھوٹی عمر سے ہی اگر بچیوں میں حیا کا یہ مادہ پیدا نہیں کریں گی اور اس طرح نہیں سمجھائیں گی کہ دیکھو! تم احمدی ہو، تم یہاں کے لوگوں کے ننگے لباس کی طرف نہ جاؤ تم نے دنیا کی رہنمائی کرنی ہے، تم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اس لئے تنگ جینز اور اس کے اوپر چھوٹے بلاؤز جو ہیں ایک احمدی بچی کو زیب نہیں دیتے۔ تو آہستہ آہستہ بچپن سے ذہنوں میں ڈالی ہوئی بات اثر کرتی جائے گی اور بلوغت کو پہنچ کر حجاب یا سکارف اور لمبا کوٹ پہننے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی۔ ورنہ پھر ان کی یہی حالت ہو گی جس طرح بعض بچیوں کی ہوتی ہے۔ مجھے شکایتیں ملتی رہتی ہیں دنیا سے اور یہاں سے بھی کہ مسجد میں آتے ہوئے، جماعتی فنکشن پر آتے ہوئے تو سر ڈھکا ہوا ہوتا ہے، لباس بڑا اچھا پہنا ہوا ہوتا ہے اور باہر پھرتے ہوئے سر پر دوپٹہ بھی نہیں ہوتا بلکہ دوپٹہ سرے سے غائب ہوتا ہے، سکارف کا تو سوال ہی نہیں۔ پس مائیں اگر اپنے عمل سے بھی اور نصائح سے بھی بچیوں کو توجہ دلاتی رہیں گی، یہ احساس دلاتی رہیں گی کہ ہمارے لباس حیادار ہونے چاہئیں اور ہمارا ایک تقدس ہے تو بہت سی قباحتوں سے وہ خود بھی بچ جائیں گی اور ان کی بچیاں بھی بچ جائیں گی۔ اگر ہم اپنے جذبات کی چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے لئے تیار نہیں ہوں گے تو بڑی بڑی قربانیاں کس طرح دے سکتے ہیں۔''

(خطاب مستورات جلسہ سالانہ 28 جون 2008ء)

- اسکولز و کالجز میں حجاب لینے کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

''اسکولوں اور کالجوں میں بھی لڑکیاں جاتی ہیں اگر کلاس روم میں پردہ، سکارف لینے کی اجازت نہیں بھی ہے تو کلاس روم سے باہر نکل کر فوراً لینا چاہئے۔ یہ دو عملی نہیں ہے اور نہ ہی یہ منافقت ہے۔ اس سے آپ کے ذہن میں یہ احساس رہے گا کہ مَیں نے پردہ کرنا ہے اور آئندہ زندگی میں پھر آپ کو یہ عادت ہو جائے گی اور اگر چھوڑ دیا تو پھر چھوٹ پھر بڑھتی چلی جائے گی اور پھر کسی بھی وقت پابندی نہیں ہو گی۔ پھر وہ جو حیا ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔

پھر اپنے عزیز رشتہ داروں کے درمیان بھی جب کسی فنکشن میں یا شادی بیاہ وغیرہ میں آئیں تو ایسا لباس نہ ہو جس میں جسم اٹریکٹ (attract) کرتا ہو یا اچھا لگتا ہو یا جسم نظر آتا ہو۔ آپ کا تقدّس اسی میں ہے کہ اسلامی روایات کی پابندی کریں اور دنیا کی نظروں سے بچیں۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ یعنی اِدھر اُدھر ہونے کی کوشش کی اور فرمایا: اے اسماء! عورت جب بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو یہ مناسب نہیں کہ اس کے منہ اور ہاتھ کے علاوہ کچھ نظر آئے اور آپؐ نے اپنے منہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے یہ بتایا۔''

(ابو داؤد کتاب اللباس)

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ کینیڈا 3 جولائی 2004ء چہرے کا پردہ کیوں ضروری ہے Alislam.org)

- حیا ایمان کا حصہ ہے کے حوالہ سے احمدی بچیوں سے مخاطب ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''دین کو اوّلیت ہے۔ لباس چاہے کوئی بھی ہو۔ کسی بھی قسم کا ہو لیکن حیادار لباس ہونا چاہیے۔ قرآن کریم میں یہ نہیں لکھا کہ تم نے شلوار قمیض پہننی ہے یا لمبا چوغہ پہننا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ تمہارا حیا دار لباس ہونا چاہیے تمہاری زینت نظر نہیں آنی چاہیے۔ تو یہ لڑکیوں میں تربیت کے شعبے کا کام ہے۔ ناصرات کے شعبے کا کام ہے اور ماں باپ کا بھی کام ہے کہ وہ بچپن سے ہی (یہ چیز) پیدا کریں۔ تربیت کا شعبہ یہ کام ماں باپ کے ذریعہ سے کرے۔ ناصرات کا شعبہ اپنی تنظیم کے لحاظ سے کام کرے۔ ماں باپ اپنے طور پر تربیت کریں کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ اس لیے ہمیں اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حیا دار لباس پہنو۔ بعض مسلمان ہیں بلکہ بعض غیر احمدی عرب مسلمان بھی میں نے دیکھے ہیں جو Jeans اور Blouse پہن کر حجاب لے لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم نے بڑا پردہ کر لیا ہے۔ تو اُس پردے کا تو کوئی فائدہ نہیں جب کہ اس کا لباس ننگا ہے۔ اور لباس سے ساری زینت ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ یا باہر جاتے ہوئے چوغہ پہن لیا اور گھر میں اپنے رشتہ داروں کے سامنے ایسا لباس ہوتا ہے جو صحیح نہیں ہوتا تو وہ بھی غلط ہے۔ حدیث ہے ''حیا ایمان کا حصہ ہے۔'' اس لیے بچپن سے ہی بچیوں کے ذہنوں میں یہ ڈالنا ہو گا کہ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہمیں اپنے نمونے بھی دکھانے چاہیے۔ ہماری دو عملی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ہمارا لباس حیادار ہو گا تو ہماری حیا بھی قائم رہے گی اور پھر وہ بڑے ہو کر بھی اس حیادار لباس کے مطابق اپنے لباسوں کو ڈھالیں گی اور پھر پردہ بھی کریں گی، اور حجاب (سے) بھی نہیں شرمائیں گی، اور کمپلیکس بھی نہیں ہو گا۔ اپنے آپ میں یہ احساس پیدا کریں کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے دنیا کو اپنے پیچھے چلانا ہے نا کہ ہم نے دنیا کے پیچھے چلنا ہے۔ جب یہ احساس اور confidence پیدا ہو جائے گا تو پھر (سب) ٹھیک ہو جائے گا۔ اور اگر مائیں ہی بے حوصلہ ہو جائیں گی، ان میں اعتماد نہیں ہو گا، باہر نکلیں گی تو ان مغربی لوگوں کو دیکھ کے ڈر جائیں گی جس نے انگریزی کے دو لفظ بول دیئے یا مقامی زبان کے لفظ بول دیئے تو ڈر کے چپ کر گئیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ان کو بتائیں کہ ہم باہر آئے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی وجہ سے ہم باہر نکلے ہیں ورنہ ہم نہیں نکل سکتے تھے۔ اللہ کے فضل کا اور شکر گزاری ادا کرنے کا یہی ذریعہ ہے کہ ہم اسلام کی تبلیغ اور تعلیم کو لوگوں تک پہنچائیں۔ اور اس کے لیے اپنے نمونے قائم کریں اور صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالیں۔ جب آپ لوگ شعبہ تربیت بھی، شعبہ ناصرات بھی، اور ماں باپ بھی مل کے یہ اعتماد پیدا کریں گے تو کوئی کمپلیکس نہیں ہو گا۔ اور جو یہاں رہنے والی لڑکیاں ہیں، اگر ان کا جماعت سے باقاعدہ رابطہ ہو، تعلق ہو، اور باقاعدہ میرے خطبات بھی سنتی ہوں۔ یا میری لجنہ سے تقریریں بھی سنتی ہوں۔ یا آپ لوگوں سے ان کا رابطہ ہو تو ان میں کوئی کمپلیکس نہیں ہو گا۔ وہ لوگ جو جماعت سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں ان ہی میں کمپلیکس پیدا ہوا جاتا ہے۔ یا پھر ایسے لوگ جن کے ماں باپ بالکل ہی ان پڑھ ہیں اور لڑکیوں کی باتوں کی طرف، ان کے جواب دینے میں توجہ نہیں دیتے تو پھر ایسی لڑکیاں جن کے ماں باپ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں، چاہیے کہ لجنہ میں سے پڑھی لکھی لڑکیاں ان سے دوستی پیدا کریں۔ 16 سے 20 سال کی نوجوان لجنہ بھی تو ہیں۔ ان کو احساس دلائیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔ ہر ایک اپنے ساتھ ایک ایک لڑکی کو لگا لے تو کمپلیکس دور ہو جائے گا۔ تھوڑی سی تو (آپ کی) تعداد ہے۔''

This Week with Huzoor 24September 2021)

(مطبوعہ الفضل آن لائن مؤرخہ 23 اکتوبر 2021ء)

آج جب ہماری بہنیں اور پیاری بچیاں صد سالہ جوبلی منا کر اپنی دوسری صدی میں قدم رکھ رہی ہیں اس موقع پر احمدی ماؤں، بہنوں اور بچیوں سے یہ التجاء یا درخواست کہہ لیں کرنی ضروری معلوم ہوتی ہے آپ نے ایک صدی تک حیا کی اسلامی تعلیم کو ساری دنیا میں بلند رکھ کر دربار الٰہی اور خلافت احمدیہ کی چوکھٹ پر سرخرو ہوئی ہیں۔ وہاں آئندہ آنے والی نسلوں کی راہنمائی کے لیے اس عملی نمونہ کو جاری و ساری رکھنے کا عہد کرتے ہوئے اپنے قدموں کو آگے بڑھائیں اور حضور انور ایدہ اللہ کے دیئے گئے سلوگن Modesty is part of Faith کو حرز جان بناتے ہوئے پوری جماعت میں عام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کما حقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(ابو سعید)

دعا کا تحفہ

سفر کی خوفناک رات میں دُعا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں رات درپیش ہوتی تو یہ دُعا کرتے:

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

(ابو داؤد کتاب الجهاد)

ترجمہ: اے زمین! میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ مَیں تیرے شرّ سے اور تیرے اندر موجود شرّ اور جو بھی اُس نے تجھ میں پیدا کیا اُس کے شرّ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور جو جاندار تجھ پر رینگتے ہیں اُن کے شر سے۔ مَیں شیر اور خوفناک اژدہے نیز ہر قسم کے سانپ اور بچھو سے اور اِس شہر کے رہنے والوں اور ہر والد اور اُس کی اولاد سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 106-107)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

راشدہ مصطفیٰ

لجنہ اماء اللہ کا پس منظر اور سو سالہ ترقیات کا سفر

1922ء - 2022ء

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں خواتین کی قربانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا زمانہ تاریخ اسلام کا تاریک ترین زمانہ تھا۔ دنیا قرآن کو بھول چکی تھی۔ اسلام پر اس قدر زوال آچکا تھا کہ اس کی ترقی کا خیال بھی بظاہر مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا۔مسلمانوں کے دلوں پر پورے طور پر مایوسی چھا چکی تھی۔ عیسائیت اپنے تمام ہتھیاروں سے اسلام پر حملہ آور تھی۔مسلمان اپنے کومسلمان کہلاتے ہوئے شرماتا تھا۔مسلمانوں نے ہندوؤں کے ساتھ رہ کر وہی طریق معاشرت اختیار کر لیا تھا۔ نہ عورتوں میں تعلیم تھی نہ ذمہ داری کا احساس۔ نہ حقوق حاصل کرنے کا احساس جو اسلام نے ان کو دیے تھے۔شرک، جہالت، بزدلی، رسم پرستی، بدعات، جھاڑ پھونک، کون سے برائی تھی جو اُس زمانہ کی خواتین میں پائی نہ جاتی تھی۔ان کے حقوق روندے جاچکے تھے۔ایک طرح سے ان کو زندہ درگور کر دیا گیا تھا۔لیکن خود ان کو بھی احساس نہ تھا۔

اس اندھیرے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نور کی ایک شمع روشن ہوئی۔ آپؑ نے عورتوں کو شرک و بدعات سے منع فرمایا۔ ان کے حقوق کی طرف توجہ دلائی۔ ان کو احساس دلایا کہ ان کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے حق کی متلاشی روحیں آپؑ کی طرف کھنچنے لگیں۔ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ خدا کے فرشتے ان کو کھینچ کھینچ کر اس طرف لا رہے تھے۔ بہت سی عورتیں ایسی تھیں جن کو احمدیت کی نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کے ذریعہ نصیب ہوئی اور انہوں نے اٰمَنَّا وَ صَدَّ قْنَا کہتے ہوئے آپؑ کی بیعت کر لی۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 1-2)

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا مختصر تعارف اور قیام کے اغراض و مقاصد

اس سے پہلے کہ میں اس تنظیم کا تعارف یا اغراض و مقاصد بیان کروں میں اس پہلے اس لفظ کا مطلب بتانا چاہوں گی تا کہ ہم جان سکیں کہ یہ لفظ ہے کیا؟

لجنہ اماء اللہ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خدمتگار کنیزوں (بندیوں) کی تنظیم یا جماعت۔

(تاریخی معلومات لجنہ اماء اللہ صفحہ 5)

اس تنظیم کا قیام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر ہدایت 1922ء میں عمل میں لایا گیا۔ یہ مجلس ایک خالصۃً مذہبی مجلس ہے۔ اس تنظیم میں ہر سال پندرہ سال سے اوپر کی عمر کی احمدی خاتون شامل ہوتی ہے۔ ہر ایسی جماعت میں جہاں تین تک احمدی عورتیں ہوں وہاں لجنہ قائم ہو سکتی ہے۔ جہاں تین سے کم ہوں وہاں لجنہ تو قائم نہ ہو گی البتہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر بن سکتی ہیں۔جن کا نام مرکزی لجنہ کے رجسٹر میں درج ہو گا۔ سات سے پندرہ سال کی احمدی لڑکیاں ناصرات الاحمدیہ کی ممبر ہوں گی۔

لجنہ اماء اللہ کے اغراض و مقاصد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بیان فرمائے ان کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ:

1. وہ کلمہ، نماز با ترجمہ اور قرآن کریم سیکھیں اور اپنی اپنی صلاحیت کی بناء پر ترجمہ پڑھیں اور تفسیر سیکھیں۔
2. وہ اردو لکھنا پڑھنا سیکھیں تا کہ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کر کے دوسروں پر اپنے نظریات واضح کر سکیں۔
3. عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔
4. اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے پینے، پہننے تک اپنی توجہ محدود نہ رکھو۔
5. اس امر کی ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے۔صبر و ہمت اور پیار سے اصلاح کی کوشش کی جائے۔
6. اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لیے جو بھی خلیفہ ٔوقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کاروائیاں ہوں اور اتحادِ جماعت کو بڑھانے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہو۔
7. بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داریوں کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بد دل اور سست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار اور تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ۔
8. اس تنظیم میں امیر و غریب کی کوئی تفریق نہ ہو۔ بلکہ امیر اور غریب دونوں میں محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور ان کی خدمت کے لیے تجاویز سوچی جائیں۔
9. ضرورت اس امر کی ہے کہ سلسلہ کے کام سے عورتوں کو واقف رکھا جائے۔صنعت و حرفت کی طرف غریب عورتوں کو متوجہ کیا جائے اور انہیں کام پر لگایا جائے۔ یہاں تک کہ کوئی بیوہ اور یتیم عورت ایسی نہ ہو جو خود کام کر کے روزی نہ کماتی ہو۔
10. اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ بے حد دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ دعائیں کریں۔ کیونکہ سب مدد اور برکت خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔

ان ہدایات کے ساتھ سیدنا حضرت فضل عمرؓ نے 15/ دسمبر 1922ء کو لجنہ کی تنظیم کی بنیاد ڈالی۔

(لائحہ عمل صفحہ 1)

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا باقاعدہ اعلان

احمدی مستورات کی تاریخ میں 25/ دسمبر 1922ء کا دن خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لجنہ اماء اللہ جیسی عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھی۔ 25/ دسمبر 1922ء کو جب سورج طلوع ہوا ہو گا تو کسے معلوم تھا کہ یہ تحریک ایک عظیم تحریک بن جائے گی اور دنیا کے کونے کونے تک پہنچ کر اسلام اور احمدیت اور جماعت کی ترقی کا باعث ہو گی جس کے نتیجے میں احمدی عورتیں تعلیمی، ذہنی، فکری اور عملی ہر لحاظ سے ترقی کر کے دنیا کی مسلمان خواتین کی صف اول میں نظر آئیں اور اس کے نتیجہ میں ان میں قربانی کا ایک ایسا عظیم الشان جذبہ پیدا ہو جائے گا جو ایک زندہ جماعت کی فعال خواتین کے لیے ضروری ہوتا ہے اور جس کے نتیجہ میں ان کے ذریعہ کفرستان کے مرکزوں میں خدائے واحد کا نام پوری شان و شوکت سے بلند ہو گا۔ پس 25/ دسمبر 1922ء کا دن بڑا ہی مبارک دن تھا جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ لجنہ اماء اللہ کی بنیاد پڑی۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 73)

عہد لجنہ اماء اللہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

’’میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہوں گی۔ نیز سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی ان شاء اللہ۔‘‘

لجنہ اماء اللہ کا تنظیمی ڈھانچہ

یہ بہت وسیع ہے۔ ہر قسم کی تربیت کے لیے باقاعدہ علیحدہ شعبہ قائم ہے جو اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیتا ہے۔

زیر نظر مضمون تین شعبہ جات کی وضاحت طلب کرتا ہے۔جس میں:

- شعبہ تربیت جو نماز کی ادائیگی کے متعلق ہے۔
- خدمت قرآن کی نگرانی شعبہ تعلیم کے ذمہ ہے۔
- مالی قربانی کا ریکارڈ شعبہ مال رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ شعبہ اعتماد، اصلاح و ارشاد، تربیت نو مبائعات، خدمت خلق، تحریک جدید، وقف جدید، اشاعت، صنعت و دستکاری، صحت جسمانی، ناصرات، واقفات نو، امور طالبات اور شعبہ تجنید شامل ہیں۔ صرف مختصراً بیان کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ ان کی نگرانی کون کرتا ہے اور ان کو کیسے چلایا جاتا ہے۔

یہ مختصر سا تعارف ہے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا۔ اسی تنظیم کی ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے میں یہ مضمون لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین

حضرت مسیح موعودؑ کو عورتوں کی تربیت کی فکر

آپؑ فرماتے ہیں:

’’انسان کو چاہیے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر چشم پوشی نہیں کرسکتا۔‘‘

پھر فرمایا:

’’اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو تو یہ لازمی امر ہے کہ گھر کی عورتوں کی اصلاح کی جائے۔‘‘

(تاریخ لجنہ حصہ اول صفحہ 3)

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات، قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگائے۔‘‘

(کشتی نوح صفحہ 81)

ان تمام اشادات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کو عورتوں کی تربیت کی کتنی فکر تھی۔ ہر موقع پر مردوں کو نصیحت فرماتے کہ عورتوں سے حسن معاشرت سے پیش آؤ اور عورتوں کو خاوندوں کی عزت کرنے اور ان کو دل و جان سے مطیع رہنے کی نصیحت کرتے۔ اُس وقت کوئی تنظیم تو قائم نہ تھی لیکن تربیت کی فکر تھی اسی لیے ہر موقع پر کچھ نہ کچھ تربیت کی باتیں ضرور بتاتے۔

خلفاء کو عورتوں کی تربیت کی فکر

خاکسار اب ان تمام خلفائے کرام کا ذکر کرنا چاہے گی جنہوں نے اس تنظیم کو قائم کیا۔ بعد میں آنے والے خلفاء مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تربیت کا اہتمام فرمایا اور موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے امام کے ہر حکم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلافت کا قیام

26/ مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاہور میں وفات ہوئی۔ 27/ مئی 1908ء کو آپؑ کی تدفین ہوئی۔ آپؑ کی نماز جنازہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ نے پڑھائی۔ آپؓ کو جماعت نے اپنا پہلا خلیفہ منتخب فرمایا۔

1. خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ 1908ء تا 1914ء
2. خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ 1914ء تا 1965ء
3. حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ 1965ء تا 1982ء
4. حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ 1982ء تا 2003ء
5. موجودہ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(کامیابی کی راہیں صفحہ 44-58)

سب خلفاء مسیح موعود نے اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت کے لیے مختلف موقع جات پر جو نصائح فرمائیں ان کا مختصر ذکر کروں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور عورتوں کی تربیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد خدائی وعدہ کے مطابق جماعت کے مرد اور عورتیں سب نے حضرت حکیم مولوی نورالدینؓ صاحب کی بیعت کر لی اور آپ جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفۃ المسیح چنے گئے۔

آپ کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کی طرح عورتوں کی تربیت کی فکر رہتی تھی۔ آپؓ کی کوشش تھی کہ عورتیں دین سے واقف ہوں۔ قرآن کریم سیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے واقف ہوں اور ان پر عمل بھی کریں۔ چنانچہ حضورؓ عورتوں میں اکثر قرآن مجید اور حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ آپؓ کی آخری وصیت بھی یہی تھی کہ

’’عورتوں کا درس جاری رہے‘‘

آپؓ نے باقاعدہ یہ وصیت اپنی بیٹی سیّدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ کو لکھوا دی۔ حضرت سیّدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ نے یہ وصیت ایک خط میں لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بھجوا دی۔ (نوٹ اس خط کا ذکر آگے آئے گا۔)

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 17)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی عورتوں کو نصائح

آپؓ کا 29/ دسمبر 1914ء کے جلسہ سالانہ کا خطاب جوش اسلام سے لبریز تھا۔ عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’عورتوں نے اپنے آپ کو خود ہی ذلیل اور کم درجہ سمجھ لیا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو ان کو بھی آدمی پیدا کیا تھا...... کان، دل، زبان جو علم کے حصول کے لیے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی دیے ہیں جیسے مردوں کو مگر انہوں نے خود ہی سمجھ رکھا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتیں۔ کم علم ہیں ناقص العقل ہیں۔‘‘

حضورؓ نے فرمایا:

’’یہ خیالات غلط ہیں تم اپنی اولادوں پر رحم کرو۔ انہیں دین اسلام سکھاؤ کیوں کہ پہلا مدرسہ والدہ کی گود ہے۔ اپنے خاوندوں، اپنے بھائیوں، اپنے بیٹوں کو مجبور کرو کہ وہ تمہیں اللہ کی کتاب سکھائیں۔ اسلام کے لئے دل میں درد پیدا کرو۔ اسلام مردہ ہے تمہارے دروازے پر تڑپ رہا ہے۔ للہ! اس پر رحم کرو۔ احمدیت میں کامل ہو جاؤ تمہارے دین پر دشمنوں نے کئی اعتراض کیے ہیں۔ اس کے جوابات ذہن نشین کرو۔ کیا تم سکھ کی نیند سوؤ گی اگر کوئی تمہارا کوئی بچہ تڑپ رہا ہو۔ اسی طرح اسلام پیاس بھوکا تڑپتا ہے اس کی خبر گیری کرو!‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 32-33)

یہی نصیحت عورتوں کو جگانے کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو آج یہ عورتیں لجنہ اماء اللہ بن کر خدمت قرآن میں ہمہ تن مصروف ہے کہ کسی طرح اسلام کو زندہ جاوید کر سکے۔ اُس کی بھوک پیاس مٹا سکے۔ کسی حد تک اس اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی عورتوں کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی عجیب موقع ہم پہنچایا ہے۔ آپ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی نسلوں میں قرآن کریم کا عشق اس طرح بھر دیں کہ دنیا کی کوئی لذت اور کوئی سرور انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرے۔ وہ ساری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے عاشق ہو جائیں اور وہ ہر خیر اس سے حاصل کرنے والے ہوں اور وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں تا قیامت تک آپ کے نام زندہ رہیں اور آنے والی نسلیں حیران ہو کر آپ کی تاریخ پڑھیں اور کہیں کہ کیسی عورتیں تھیں اس زمانہ کی جنہوں نے دنیا کے تمام لالچوں کے باوجود، دنیا کے تمام بد اثرات کے باوجود دنیا کو ٹھکرا دیا اور دنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نور کو اپنے گرد اس طرح لپیٹا کہ وہ جہاں بھی رہیں اور جہاں بھی گئیں وہ اور ان کا ماحول اس نور سے منور رہا اور جگمگاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور ہم کو بھی ہمیشہ اس کی توفیق عطا کرتا رہے۔‘‘

(المصابیح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبات کا مجموعہ صفحہ 31)

ایک اور موقع پر خطاب کرتے ہوئے لجنہ کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’لجنہ اماء اللہ کا قیام اس غرض سے ہے کہ تا احمدی مستورات اور احمدی بہنیں اپنی زندگی منظم ہو کر اس طرح گزاریں کہ ان کے قدم ہمیشہ جنت کی زمین کو چومنے والے ہوں اور جہنم کی آگ اور اس کی تپش اور اس کی تکالیف کا جھونکا بھی ان تک نہ پہنچ پائے۔‘‘

(المصابیح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبات کا مجموعہ صفحہ 18)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی عورتوں کو ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ’’جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے‘‘ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’جنت کی خوشخبری سے یہ مراد نہیں کہ لازماً ہر ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ مراد یہ ہے کہ خدا توقع رکھتا ہے کہ اے مسلمان عورتو! تمہارے پاؤں تلے سے جنت پھوٹا کرے اور جہاں تمہارے قدم پڑیں وہ برکت کے قدم پڑیں اور تمہاری اولادیں اور تم سے تربیت پانے والے ایک جنت نشان معاشرے کی تربیت کریں۔ پس اس نقطۂ نگاہ سے احمدی خواتین کو بہت کچھ سوچنے کی ضرورت ہے۔ بہت کچھ فکر کی ضرورت ہے اور جتنی اسلامی تعلیمات بعض عیوب سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی عورت کو بعض باتیں کرنے سے روکتی ہیں اور بعض ادائیں اختیار کرنے سے منع فرماتی ہیں۔ ان کا اس حدیث کے مضمون سے بلاشبہ ایک گہرا تعلق ہے۔ وہ سب باتیں وہ ہیں جو جنت کو جہنم میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔‘‘

(لجنہ اماء اللہ سے خطاب جلسہ سالانہ قادیان 27/ دسمبر 1991ء کتابچہ صفحہ نمبر 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی عورتوں کو نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے مقام کو بلند نہیں کرتیں بلکہ عبادت کرنے والے کی خود اس کی دنیا و آخرت کو سنوارتی ہیں۔ پس آپ جن کے ہاتھ میں مستقبل کی نسلوں کو سنوارنے کی ذمہ داری ہے آپ کا کام ہے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں۔ اپنے آپ کو ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں اور اپنے بچوں کے لئے بھی یہ نیک نمونہ قائم کرتے ہوئے ان کی بھی نگرانی کریں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے۔

پھر فرمایا:

ہر عورت بھی اگر اس بات کا خیال رکھے گی کہ میں نے زمانے کے امام کے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں نے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اپنی اولاد کے اندر بھی پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور اس کے لیے اپنی پوری کوشش صرف کر دینی ہے تو ان شاءاللہ ایسی عورتیں اور ایسی بچیاں معاشرے میں ایک مقام حاصل کرنے والی ہوں گی تو پھر اللہ تعالیٰ آپ میں ہو پاک تبدیلیاں پیدا کر دے گا جس سے آپ کا معاشرے میں ایسا مقام ہو گا جہاں آپ کا اور آپ کے بچوں کا نام بڑے احترام سے لیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہماری آئندہ نسلوں کی پاکیزگی کی ضمانت ہو۔ اور ہم اس زمانے کے امام سے کئے ہوئے عہد کو ہمیشہ پورا کرنے والے ہوں۔

(الازہار لذوات الخمار جلد سوم حصہ دوم مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ آسٹریلیا صفحہ نمبر 21-26)

جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیش گوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت و برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ اس دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس کے مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 66)

لجنہ اماء اللہ کا سو سالہ سفر قیام نماز

قیام نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا

(النساء: 104)

ترجمہ: یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

(ترجمہ القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 46 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ

ترجمہ: یقیناً نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔

نماز کو تمام نیکیوں سے بڑھ کر فوقیت دی گئی ہے۔ اسی لئے لجنہ اماء اللہ نے بھی اپنی تمام تر لجنات کو اس طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ اسی لئے اللہ کے فضل سے اب نمازی لجنہ کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس کا سہرا پیارے آقا اور پیاری عاملہ کو جاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبیؐ نماز کے متعلق فرماتے ہیں:

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلَاۃِ

ترجمہ: نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 194)

مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ جَارٍ غَمْرٍ علی بَابِ أَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ مرتبہ نہائے یعنی جیسے اس شخص کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر میل نہیں رہ سکتی۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 196)

ہر مسلمان کو نماز کی اہمیت اور فضیلت کو اپنے ہر کام پر ترجیح دینی چاہیے۔ یہی لجنہ اماء اللہ کی ترجیح ہے کہ سب احمدی ممبرات پنجوقتہ نماز کی پابند ہو جائیں تا کہ ان احادیث پر عمل کرنے والی بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔‘‘

(کشتی نوح صفحہ 22-23)

آپ علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

’’یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1989ء)

یہی آپ کی بیعت کی شرط نمبر 3 ہے۔ ہر بیعت کرنے والے کو اس شرط پر مکمل ایمان لا کر اس پر عمل کرنا ہوگا۔

ارشادات خلفاء کرام

- حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ قیام نماز کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’اللہ پر ایمان لانا آخرت پر ایمان لانے کے لیے ضروری ہے۔ پھر اس ایمان کا اثر اعمال پر یوں پڑتا ہے کہ ایسے مومن اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ انہیں ضائع نہیں ہونے دیتے۔ پس یاد رکھو کہ جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا دعویٰ کرے اور پاں نماز کا تارک ہو۔ اور قرآن کریم کی اتباع میں سستی کرے وہ اپنے اس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے دعوے میں سچا نہیں۔‘‘

(مرقات الیقین فی حیات نورالدین صفحہ 44-45)

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ قیام نماز کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’تربیت میں سب سے پہلی چیز نماز ہے اور دوسرا ان کو دین سے واقف کرنا ہے۔ اس لئے ہر شخص اس بات کو اپنے فرائض میں داخل کر لے کہ اولاد کو نماز کی تعلیم دینی ہے۔ بلکہ بچوں کو نماز میں ساتھ لائے۔

(خطبات محمود جلد 13 صفحہ 644)

- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ قیام نماز کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’عورتوں کے دل یاد الٰہی سے معمور رہتے ہیں اور وہ معرفت کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہیں۔ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتی ہیں۔ ذکر الٰہی فرض کے طور پر بھی ہے اور نفل کے طور پر بھی۔ نماز اس کے اندر ہی آجاتی ہے۔ یعنی وہ جو نمازوں کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے والی ہیں اور اس کے علاوہ بھی ہر وقت اپنے رب کو یاد کرنے والی ہیں اور اللہ کی رحمت اور فضل سے وہ ان فیوض کو حاصل کرنے والی ہیں کہ جب وہ فیوض کسی انسان کو مل جاتے ہیں تو اس کے متعلق جائز طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اُس نے اپنے رب سے اجر عظیم کو پا لیا۔

(المصابیح صفحہ 49-50)

- حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ قیام نماز کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’اسماعیل کی ایک بہت پیاری عادت یہ تھی کہ وہ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی تعلیم دیا کرتا تھا اور خدا کو بہت پیارا لگتا تھا۔ کَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا اس کی یہ ادائیں اللہ کو بہت پسند تھیں کہ وہ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیتا تھا۔ اس میں یہ نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ نمازوں کا قیام اور ان کا استحکام گھروں سے شروع ہوتا ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 284-285)

- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قیام نماز کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’یہ بھی میرے نزدیک انتہائی اہم باتوں میں سے ایک بلکہ سب سے اہم بات ہے کہ بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں۔ اس کی عادت بھی بچوں کو ڈالنی چاہیے اور اس کے لیے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے۔ اگر خود وہ نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے۔ نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 144)

الغرض بات یہاں مکمل ہوتی ہے کہ لجنہ اماء اللہ نے ان سب نصائح کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔ ہر ایک بات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا لائحہ عمل بناتی ہیں اور پھر ان پر عمل کی بھی پوری کوشش کی جاتی ہے تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں بہتر سے بہترین تیار ہوں۔

دیہاتی مجالس کے لائحہ عمل کے تحت نماز سادہ ہر ممبر کو یاد ہونی چاہیے۔ اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ کوشش کریں کہ سال کے اندر اندر ممبرات کو نماز مکمل یاد ہو جائے۔

نماز با ترجمہ: حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی خاتون اور بچی کو نماز باترجمہ آنی چاہیے۔ اس طرف توجہ دیں۔ سو فیصد ممبران کو نماز کا ترجمہ سکھائیں خواہ ان کی مقامی زبان میں ہو۔

1922ء لجنہ اماء اللہ کے قیام کا سال

25 دسمبر 1922ء کا دن مستورات کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس دن لجنہ اماء اللہ جیسی عالمگیر تحریک کی بنیاد رکھی گئی۔ تا کہ احمدی عورتیں تعلیمی، ذہنی، فکری اور عملی ہر لحاظ سے ترقی کر کے دنیا کی مسلمان خواتین کی صف اوّل میں نظر آئیں گی اور اس کے نتیجہ میں ان میں قربانی کا ایک ایسا عظیم الشان جذبہ پیدا ہو جائے گا جو ایک زندہ جماعت

کی فعال خواتین کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

اس سال میں لجنہ کی سب سے پہلی قربانی چندہ مسجد برلن کے لیے تھی۔ چندہ بہت سی لجنہ نے دیا لیکن ایک پٹھان عورت کا واقعہ سننے والا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

''ایک پٹھان عورت جو نہایت مسکین ہے اور جو اپنے ملک کے بھیڑیوں کی سی طبیعت رکھنے والے مولویوں کے مظالم سے تنگ آ کر قادیان ہجرت کر کے آئی ہے اور جو بوجہ ضعف کے سوٹا لے کر چلتی ہے۔ اس نے دو روپیہ چندہ دیا۔ ایک اور پٹھان عورت جو نہایت ضعیف ہے اور چلتے وقت بالکل پاس قدم رکھ کر چلتی ہے۔میرے پاس آئی اور اس نے دو روپے میرے ہاتھ پر رکھ دیے.....اس کی زبان پشتو ہے اور اردو کے چند الفاظ ہی بول سکتی ہے۔ اپنی ٹوٹی ہوئی زبان میں اپنے ایک ایک کپڑے کو ہاتھ لگا کر کہنا شروع کیا کہ یہ دوپٹہ دفتر کا ہے۔ یہ پاجامہ دفتر کا ہے۔یہ جوتی دفتر کا ہے۔میرا قرآن بھی دفتر کا ہے۔یعنی میرے پاس کچھ نہیں میری ہر ایک چیز مجھے بیت المال سے ملی ہے......پھر فرمایا: خدایا! تیرا یہ مسیح کس شان کا تھا، جس نے ان پٹھانوں کی جو دوسروں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ اس طرح کا یا پلٹی کہ وہ تیرے دین کے لئے اپنے ملک اور اپنے عزیز اور مال قربان کر دینے کو ایک نعمت سمجھتے ہیں۔''

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 73-99)

مسجد برلن کے لیے چندہ دینے والی لجنات کی فہرست

1. حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پانچ سو روپے
2. حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ 1000 روپے
3. سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ 300 روپے
4. بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔300روپے
5. اہلیہ صاحبہ مرزا سلطان احمد صاحب۔ 100 روپے
6. اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فضل دین صاحب۔ 200 روپے
7. اہلیہ صاحبہ شیخ رحمت اللہ صاحب اور سنز۔ 200 روپے
8. اہلیہ صاحبہ و دختران شیخ یعقوب علی عرفانیؓ۔ 250 روپے
9. اہلیہ صاحبہ قاضی امیر حسین صاحب۔ 100 روپے
10. اہلیہ صاحبہ ملک محمد حسین صاحب بٹ۔ 100 روپے
11. حامدہ دختر پیر منظور محمد صاحبؓ۔ 105 روپے
12. اہلیہ صاحبہ میر محمد اسحاق صاحبؓ۔ 50 روپے
13. اہلیہ صاحبہ مولوی غلام احمد صاحبؓ۔ 50 روپے
14. حضرت سیّدہ اُمّ ناصر صاحبہ۔ 200 روپے
15. حضرت سیّدہ امۃ الحیٔ صاحبہؓ۔ 100 روپے
16. حضرت سیّدہ اُم طاہر احمد صاحبہؓ۔ طلائی گلوبند جو 136 روپے کا تھا+14 = 50 روپے
17. دختران حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔ 150 روپے
18. اہلیہ صاحبہ کپتان عبد الکریم صاحب۔ 1000 روپے کا زیور اور کپڑے۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 99-100)

یہ صرف قادیان کی لجنہ کی فہرست ہے۔

بیرونی مجالس سے مسجد برلن کے لئے مالی قربانی

قادیان سے باہر مستورات کو تحریک کی گئی تو بے مثال قربانیاں دینے والی سامنے آئیں، جن میں اہلیہ صاحبہ چوہدری حاکم علی صاحب نے 100روپے چندہ دیا۔ اہلیہ محمد عالم بھاگلپوری کی بیوی دو بکریاں لے کر آ گئی کہ ہمارے پاس اور کچھ نہیں یہی چندہ میں لے لو۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 100-101)

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی ایڈیٹر روزنامہ اتفاق خود تحریر فرماتے ہیں:

''جمعہ کی نماز جماعت دہلی خاکسار کے دفتر میں پڑھتی ہے جو لب سڑک واقع ہے۔گزشتہ جمعہ کو حضرت اقدس کا خطبہ جو الفضل میں چھپا ہوا تھا سنایا۔ یہاں سوائے میری اہلیہ کے باقی تمام مرد تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ بعد نماز بیگم سے کہوں گا کہ مسجد کے لیے آپ اپنی پازیب دے دیں کہ اتنے میں دروازہ کی کھٹ کھٹاہٹ میرے کان میں آئی اور میں گھر گیا جہاں وہ مصلّے پر بیٹھی ہوئی خطبہ سن رہی تھیں اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کچھ بات نہیں کی اور اپنے گلے سے ہنچ لڑ اطلائی ہار جو غالباً تین سو روپے کا تھا مجھے دیا۔ میں نے اسی وقت خطیب صاحب کو دے دیا۔''

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ نمبر 104)

مزید لجنہ جو مالی قربانی کرنے والی تھیں ان کا مختصر ذکر کرتی ہوں۔

- اہلیہ صاحبہ جنرل اوصاف علی خان صاحب 200 کا زیور دیا۔
- اہلیہ صاحبہ سردار لیفٹیننٹ بہادر محمد ایوب خان پینشنر مراد آبادی 108 روپے۔
- بیگم صاحبہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب 300روپے
- اہلیہ صاحبہ بابو نصر اللہ صاحب نوشہرہ اور میاں کمال الدین صاحب کی بہنوں نے 108 روپے۔
- چوہدری محمد حسین صاحب سیالکوٹ کے گھر کی خواتین نے اپنا تمام زیور جو غالباً دو ہزار روپے کا تھا۔
- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عظیم اللہ صاحب نے زیورات دیے 500 روپے۔
- اہلیہ خان بہادر محمد علی خان صاحب 15 سو روپے۔
- مستورات لاہور نے 1800 روپے۔
- صاحبزادی سیٹھ ابراہیم صاحب نے اپنے تمام زیورات 1000 روپے۔
- بیوی، بیٹی اور بہو میاں عبد اللہ صاحب سنوری نقد اور زیور 200 روپے۔
- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر اعظم علی صاحب 500روپے۔
- اہلیہ صاحبہ خان بہادر خان صاحب نون 500روپے
- ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امیر جماعت امرتسر کے خاندان کی عورتوں نے 350روپے۔
- میاں محمد دین صاحب کی اہلیہ اور بیٹیوں نے سو روپے سے زائد۔
- لاہور کی لجنہ نے مزید چندہ دیا 900 جو کل 2700 ہو گیا۔
- سیالکوٹ کی جماعت نے زیورات اور رقم دی دو ہزار پانچ سو روپے۔

اسی طرح بہت سی لجنات نے اس مالی قربانی میں حصہ لیا جن کی تعداد 5/ مارچ 1923ء کے الفضل میں 396 درج کی ہے۔

اس مالی قربانی نے 1923ء میں 25 مستورات کو داخل سلسلہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔انہوں نے مسجد برلن کی اہمیت سمجھ کر چندہ پیش کیا لیکن انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ یہ چندہ صرف احمدی خواتین کے سوا کسی اور دوسرے سے نہیں لیا جاتا تو انہوں نے احمدیت کے اخلاص کی روح کو محسوس و مشہود کیا اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کرلیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ نمبر 105-109)

مسجد برلن کی مالی تحریک کے ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے 9/ مارچ 1923ء کے خطبہ جمعہ میں مسجد برلن کی مالی تحریک کے ثمرات بیان فرمائے۔

''وہ فضل جو مسجد برلن کی تحریک کے ذریعہ خدا کی طرف سے ہوا۔ اس کے ذریعہ 9 اور آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ یہ ایک گھر کا گھر ہے جو احمدی ہوا ہے۔''

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 109)

15/ مارچ 1923ء کی الفضل میں خبر شائع ہوئی کہ 135 نئے افراد داخل سلسلہ ہو چکے ہیں اور چندہ نقدی اور زیورات کی صورت میں 32ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 109)

حضرت عرفانی صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

''برلن مسجد کی تحریک ایسی بابرکت ہوئی ہے کہ اس نے احمدی خواتین کی مخفی ایمانی قوتوں کو نمایاں کر دیا ہے اور اُن میں خدمت دین اور اشاعت سلسلہ کا ایسا جوش پایا جاتا ہے کہ مردوں میں بھی اس کی نظیر کم ملے گی۔''

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 110)

(باقی آئندہ کل ان شاء اللہ)

تقریب آمین

• مکرم رانا طاہر احمد مربی سلسلہ یہ اعلان بھجواتے ہیں:

گزشتہ چند ماہ میں درج ذیل بچگان کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔

عزیزہ شانزے عاصم، عزیزہ عنایہ رحمٰن، عزیزم سجان احمد، عزیزہ ملائکہ احمد، عزیزم ایان احمد، عزیزہ خولہ احمد، عزیزم شاہان احمد۔

قارئین الفضل ان بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان بچوں کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔

درثمین احمد۔ جرمنی

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے تحت دنیا بھر میں مساجد کا قیام

قسط اول

اسلام کا عالمگیر غلبہ جو آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کی بعثت سے وابستہ تھا۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت سی بشارتیں دی تھیں۔اللہ تعالیٰ کا آپ سے وعدہ تھا کہ خود ایسے سامان پیدا کرتا چلا جائے گا جو اس غلبہ کے دن کو قریب لانے کا موجب ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیگر نشانات کے ساتھ ساتھ ایک فعال اور قربانی کا جذبہ رکھنے والی جماعت بھی عطا کی۔قربانی کی اعلیٰ روح رکھنے والوں میں مستورات بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنے آقا کے ارشاد پر جو کچھ ان کے پاس تھا سب رضائے الٰہی کی خاطر پیش کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ خلفائے احمدیت کی قیادت میں توحید کا پرچم بلند کرنے کے لیے خدا کے گھر تعمیر کرسکیں الحمدللہ۔

ایک جگہ مسجد کی تعمیر کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 119 ایڈیشن 1984ء)

قربانی و ایثار کے باب میں مردوں کے دوش بدوش احمدی مستورات نے بھی کئی اہم سنگ میل نصب کیے ہیں۔برلن کے علاوہ مسجد فضل لندن، مسجد مبارک ہیگ، ہالینڈ اور مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن، ڈنمارک) کی تعمیر کے تمام تر اخراجات خواتین نے ہی برداشت کیے۔

مسجد خدیجہ برلن (جرمنی) کی تاریخ

لجنہ اماء اللہ کے قیام کے بعد سب سے پہلی مالی تحریک جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے احمدی مستورات کیلئے کی گئی وہ مسجد برلن کی تحریک تھی۔اس کی تاریخ بیان کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 17/ اکتوبر 2008ء میں فرماتے ہیں:

1922ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جرمنی میں مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا اور مولوی مبارک علی صاحب بنگالی بی اے کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا کہ وہ جرمنی جائیں اور وہاں مشن کا آغاز کریں مولوی مبارک علی صاحب 1920ء سے لندن میں بطور مبلغ کے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر 1922ء میں وہ لندن سے برلن آ گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ 7 تا 13/ نومبر 2008ء صفحہ 5-8)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:’’میرا یہ منشاء ہے کہ جرمن میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے۔کیونکہ یورپ میں لوگوں کا خیال ہے کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔جب یورپ کو یہ معلوم ہو گا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے۔اس میں مسلمان عورتوں نے جرمن کے نومسلم بھائیوں کے لئے مسجد تیار کرائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہے۔کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے اور جب وہ مسجد کے پاس سے گزریں گے تو ان پر ایک موت طاری ہو گی اور مسجد بآواز بلند ہر وقت پکارے گی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں کہ عورت کی اسلام میں کچھ حیثیت نہیں۔وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں عورتیں بالکل جانور ہیں اور ان کو جانور ہی سمجھا جاتا اور یقین کیا جاتا ہے۔مسلمان عورتوں کو جانور کی طرح سمجھتے ہیں۔اب جب صرف عورتوں کے چندہ سے وہاں مسجد بنے گی۔تو ان کو یہ معلوم ہو گا کہ یہاں کی عورتوں کو تو یہ بھی علم ہے کہ ایسے لوگ بھی دنیا میں ہیں جو ایک بندے کی پرستش کرتے ہیں۔‘‘

(خطبات محمود جلد 8 صفحہ 19)

’’میں اب خطبہ کے ذریعہ تمام احمدی عورتوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس کام کے لئے تین ماہ کے اندر پچاس ہزار روپیہ چندہ جمع کر دیں۔ ... اس میں صرف عورتوں کا ہی روپیہ ہو گا تا کہ یہ مسجد ہمیشہ کے لئے عورتوں کی ہی یادگار رہے۔میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عورتوں کو اس کام کی توفیق عطا کرے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 8 صفحہ 21)

مسجد برلن کے لیے لجنہ اماء اللہ کی بے مثال مالی قربانیاں

لجنہ اماء اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے بے مثال عملی نمونہ کا اظہار کیا۔احمدی مستورات نے جس جوش اور ولولے سے اس تحریک پر عملی نمونہ کا آغاز فرمایا اس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے الفضل کے ایک مضمون میں کچھ یوں فرمایا:’’مجھے مسجد برلن کے چندہ کے متعلق اعلان کیے ابھی ایک ماہ نہیں گزرا کہ ہماری بہنوں کے اعلیٰ درجہ کے اخلاص اور بے نظیر ایثار کے سبب سے چندہ کی رقم بیس ہزار سے اوپر نکل چکی ہے ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے اور درحقیقت ہمارے پاس ایمان اور محبت باللہ و محبت بالرسل ...کے متاع کے سوا کہ وہی حقیقی متاع ہے اور کوئی دنیوی متاع اور سامان نہیں ہے۔‘‘

(الفضل قادیان یکم مارچ 1923ء صفحہ 1)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یکم مارچ 1923ء کو الفضل میں ایک مضمون ’’مسجد برلن۔مخلص بہنوں کے اخلاص کا نمونہ‘‘ میں احمدی خواتین کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے فرمایا:’’قادیان سے باہر چندوں میں سب سے اول نمبر پر کپتان عبدالکریم صاحب سابق کمانڈر انچیف ریاست خیر پور کی اہلیہ کا چندہ ہے جنہوں نے اپنا کل زیور اور اعلیٰ قیمتی کپڑے قیمتی ڈیڑھ ہزار روپیہ فی سبیل اللہ دے کے ایک نیک مثال قائم کی، دوسری مثال اسی قسم کے اخلاص کی چودھری محمد حسین صاحب صدر قانون گو سیالکوٹ کے خاندان کی ہے۔ان کی بیوی، بھاوج، بہو نے اپنے زیورات قریباً سب کے سب اس چندہ میں دے دیے جن کی قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ تک پہنچتی ہے۔‘‘

(الفضل قادیان یکم مارچ 1923ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک نہایت غریب وضعیف بیوہ جو پٹھان مہاجر تھیں اور سوٹی سے بمشکل چل سکتی تھیں، خود چل کر آئیں اور حضورؓ کی خدمت میں دو سو روپے پیش کر دیے۔یہ عورت بہت غریب تھی۔اس نے دو چار مرغیاں رکھی ہوئی تھیں جن کے انڈے فروخت کر کے اپنی کچھ ضروریات پوری کیا کرتی تھیں، باقی دفتر کی امداد پر گزارا چلتا تھا۔اسی طرح ایک پنجابی بیوہ جس کی واحد پونجی صرف ایک زیور تھا وہی اُس نے مسجد کے لیے دے دیا۔ایک بیوہ عورت جو کئی یتیم بچوں کو پال رہی تھی اور زیور یا نقدی کچھ بھی اُس کے پاس نہ تھا، اس نے استعمال کے برتن چندے میں دے دیے۔قربانی کا ایک جوش تھا، ایک جذبہ تھا جس کے تحت انہوں نے یہ مالی قربانی کی۔ایک بہاولپور کے دوست تھے۔اُن کی بیوی کے پاس دو بکریاں تھیں وہ بکریاں لے کر چندے میں دینے کے لیے آ گئی۔

(ماخوذ از الحکم 21/ فروری 1923ء صفحہ 7)

لجنہ اماء اللہ کی قلمی خدمات

اس مسجد کی تعمیر کے لیے رقم وصول کرنے کی خاطر لجنہ اماء اللہ کی بعض ممبرات نے مضامین بھی لکھے۔چنانچہ اس کا ذکر لجنہ اماء اللہ کی تاریخ میں اس طرح ملتا ہے:

’’مسجد برلن کی تحریک کو بہنوں میں وسیع تر کرنے کے لیے اس زمانہ کی بعض خواتین نے بھی قلم اٹھایا چنانچہ الفضل میں اہلیہ صاحبہ منشی عظیم الرحمٰن، مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب اور استانی سکینۃ النساء صاحبہ کے مضامین شائع ہوئے۔یہ مضامین اس امر پر بھی روشنی ڈالتے ہیں کہ گو یہ وہ زمانہ تھا جب کہ قادیان میں عورتوں میں تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی لڑکیوں کے مدرسے ابھی پرائمری تک ہی تھے پھر بھی اس زمانہ کی خواتین میں چند کا مضمون نگار بن جانا اس عظیم الشان انقلاب کی نشاندہی کرتا ہے جس انقلاب کے برپا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے تھے۔‘‘

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل صفحہ 102)

نقشہ کی منظوری

تاریخ کے مطالعہ سے اس بات کا بھی علم ہوتا ہے مسجد برلن کا نقشہ برلن کے ایک مشہور آرکیٹیکٹ A.K.Hermann سے تیار کروا کے منظوری کے لیے متعلقہ محکمہ میں جمع کروادیا۔

مقامی ذرائع ابلاغ میں تشہیر

زمین کی خرید کے بعد نقشہ کی تیاری کے ساتھ ساتھ مولوی صاحب نے مقامی میڈیا کے ذریعے عوامی حلقوں میں مسجد کی تعمیر کے متعلق معلومات فراہم کرنی شروع کر دی تھیں۔ چنانچہ سنگِ بنیاد کی تقریب سے بھی پہلے تعمیر مسجد کے حوالہ سے مختلف اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ مثلاً Berliner Lokal-Anzeiger نے 19؍جون 1923ء کی اشاعت میں Kaiserdamm پر ''ایک عجیب تعمیر'' کے عنوان سے ایک خبر شائع کی۔ پھر اسی اخبار نے اپنی 7؍اگست 1923ء کی اشاعت میں مسجد سے متعلق ''برلن میں ہندوستان'' کے عنوان سے تفصیلی خبر شائع کی۔

اس دوران تعمیر مسجد کی اجازت کے لیے قانونی مراحل طے ہونے کے بعد 27؍جولائی 1923ء کو مسجد کی تعمیر کی اجازت بھی حاصل ہوگئی تو اسی دن بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع ہوگیا تھا۔

(اخبار احمدیہ ستمبر 2022ء صفحہ 18)

مسجد کا کام التواء میں پڑ جانا

احمدی خواتین نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصّہ لیا۔ لیکن خواتین کی قربانیاں ایک طرف اور معروضی حالات دوسری طرف! یہ جنگِ عظیم اوّل کے بعد کا وقت تھا۔ ساری دنیا کی معیشت بری طرح متاثر تھی۔ اس جنگ کے بعد کے اثرات میں سے ایک تو یہ ہوا کہ یک لخت جرمن کرنسی کی قیمت کے گر جانے کی وجہ سے مسجد کی تعمیر کے لئے رقم کا اندازہ بڑھ گیا تھا۔ نیز جرمن حکومت کی طرف سے بھی ایک روک ڈال دی گئی۔ گورنمنٹ کا مطالبہ تھا کہ پانچ منزلہ عمارت بنائی جائے جس پر چھ لاکھ خرچ کا اندازہ تھا۔ یہ مطالبہ پورا کرنا ان حالات میں ممکن نہیں تھا۔ 1924ء کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بہت غور اور بحث کے بعد جرمن مشن کو بند کرنے کا فیصلہ فرمایا... لیکن جماعت احمدیہ کی خواتین کی یہ مالی قربانی رائیگاں نہیں گئی بلکہ ایسا ہوا کہ برلن میں رقم کی کمی کی وجہ سے جو مسجد بنا ناممکن ہوگئی تھی، احمدی خواتین کے اسی چندہ سے مسیحیت کے مرکز لندن میں پہلی عالمگیر شہرت رکھنے والی مسجد تعمیر کر دی گئی۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ 96، 117،116،114 ماخوذ)

دیرینہ خواب کی عملی تعبیر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 17؍اکتوبر 2008ء میں فرماتے ہیں:

''اُس زمانہ میں جو ایک انقلابی صورت پیدا ہوئی تھی لجنہ کی ایکٹیوٹیز (activities) میں اور خاص طور پر اس تحریک کے لئے قربانی میں، ایسی قربانیاں قرون اولیٰ میں نظر آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس زمانے کی جو جاگ لگی ہوئی ہے، آج تک اس کی مثالیں ملتی رہتی ہیں۔ اُس وقت احمدی عورتوں نے نقد رقمیں اور طلائی زیورات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کئے... خلاصہ یہ ہے کہ 5؍اگست 1923ء کو مسجد برلن کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جس میں جرمنی کے وزیر داخلہ اور وزیر برائے رفاہ عامہ، ترکی اور افغانستان کے سفراء، متعدد اخبار نویس اور بعض دیگر معززین شامل تھے اور مہمانوں کی تعداد 400 تھی اور احمدی اس زمانے میں صرف چار تھے۔ یہ اُس وقت حال تھا لیکن اتنے وسیع تعلقات تھے۔ یہ تھی اُس وقت کے مبلغین کی کوشش کہ اتنے وسیع تعلقات تھے اور یہ سب بڑی بڑی شخصیات اُس وقت مسجد کی بنیاد کے لئے تشریف لائیں اور بہرحال مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

لیکن کیونکہ اقتصادی حالات یہاں کے بہت خراب ہوگئے تھے، جنگ عظیم کا اثر ظاہر ہونا شروع ہوا تو وہی جو خیال تھا کہ 50-60 ہزار میں مسجد بن جائے گی اس کا اندازہ خرچ 15لاکھ روپیہ پہ لگایا گیا۔ اتنے اخراجات پورے کرنا جماعت کے وسائل کے لحاظ سے بہت ناممکن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فیصلہ فرمایا کہ دو مراکز کو چلانا بہت مشکل ہے، ایک لندن والا بھی اور ایک برلن میں بھی۔ تو 1924ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ برلن مشن کو ان حالات کی وجہ سے بند کر دیا جائے کیونکہ مالی وسائل بھی نہیں ہیں اخراجات بھی نہیں پورے ہو سکتے، حالات یہاں بہت خراب ہوگئے تھے۔ لیکن وہ جو عورتوں نے، احمدی خواتین نے قربانیاں کی تھیں، وہ رقم حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر لندن بھیج دی گئی اور وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد فضل لندن تعمیر ہوئی۔ پھر یہاں 1948ء میں دوبارہ شیخ ناصر احمد صاحب آئے تھے جنہوں نے ہمبرگ میں مشن شروع کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت خامسہ کے دور میں 2جنوری 2007ء کو مسجد خدیجہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ 12؍جنوری 2007ء بروز جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برلن کی مسجد خدیجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''1923ء میں جب مسجد برلن بنانے کی تحریک کی گئی تھی تو لجنہ اماء اللہ نے رقم جمع کی تھی۔ جب جرمنی کی لجنہ کو یہ علم ہوا کہ پہلی برلن مسجد بنانے کے لئے جو کوشش ہو رہی تھی وہ بھی لجنہ کی قربانیوں سے ہی بنا تھا تو لجنہ جرمنی نے کہا کہ ہم اس مسجد کا خرچ برداشت کریں گی... اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے... حضور نے مزید فرمایا کہ اس مسجد کا نام مسجد خدیجہؓ رکھا گیا... پس جہاں یہ مسجد احمدی عورت کو قربانی کے اعلیٰ معیار کی طرف توجہ دلانے والی بنی رہے۔ وہاں دُنیا سے بے رغبتی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والی بنی رہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 2-8؍فروری 2007ء صفحہ 9)

مسجد برلن کی تعمیر کا یہ خواب خلافت خامسہ کے دور میں 86سال بعد پورا ہوا۔ خلافت خامسہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک کی جماعت کو جرمنی کے شہر برلن میں مسجد خدیجہ تعمیر کرنے کی توفیق دی اور یوں مسجد برلن 1923ء کا منصوبہ اپنی تکمیل کو پہنچا۔ یہ مسجد 17لاکھ یورو میں تعمیر ہوئی جس میں سے 13لاکھ جرمنی کی لجنہ نے دیا اور 4 لاکھ باہر سے آیا۔ اس میں سے بھی زیادہ بڑا حصہ لجنہ UK نے دیا تھا۔

حضور انور مزید فرماتے ہیں... پس آج یہ قربانی کرنے والیاں جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ یہ مسجد تعمیر کر سکیں۔ اس مسجد کے کچھ کوائف بھی بیان کر دیتا ہوں۔ اس زمانے میں تو دو ایکڑ رقبہ مل گیا تھا لیکن اس کا یہ کُل پلاٹ، 4ہزار 790مربع میٹر ہے جو ایک

ایکڑ سے کچھ زیادہ ہے اور اس پر جو رقبہ تعمیر کیا گیا ہے وہ ایک ہزار 8مربع میٹر ہے۔ اسی طرح باوجود پابندیوں کے 13میٹر مینارہ کی اجازت مل گئی۔ 168مربع میٹر کے دو ہال ہیں یعنی کل 336 مربع میٹر کے مسجد کے ہال ہیں۔ اس میں 4 کمروں کا ایک فلیٹ ہے۔ اس کے علاوہ جو گھر بنائے گئے ہیں، ایک دو کمروں کا ہے۔ ایک کمرے کا گیسٹ ہاؤس شامل ہے۔ 4دفتر ہیں۔ لائبریری ہے۔ کانفرنس کا کمرہ ہے اور بچوں کے لئے ایک چھوٹا سا پارک بنانے کا ان کا ارادہ ہے۔ تھوڑی سی پارکنگ بھی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 7 نومبر تا 13؍نومبر 2008ء)

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے مسجد برلن کی رقم مسجد فضل لندن کی تعمیر کے مصرف میں لائی گئی اور جو کام مسجد برلن کی تحریک کے ساتھ شروع ہوا وہ مسجد فضل لندن کی شکل میں اختتام پذیر ہوا جو سارے یورپ اور انگلستان میں پہلی مسجد تھی۔ لاریب کہ یہ مسجد ہمیشہ ہمیش کے لیے لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں کی گواہی دیتی رہے گی۔ بلاشبہ لجنہ اماء اللہ نے اپنے امام کے ایک اشارہ پر ایسی مالی قربانیاں پیش کیں جن کی بدولت قرون اولیٰ کی خواتینِ اسلام کی یاد تازہ ہوگئی اور یہ قربانیاں احمدی خواتین کی تاریخ میں موسلا دھار بارش میں آنے والے پہلے قطرات کی مانند تھیں اور ایک ایسے انقلاب کا پیش خیمہ تھیں جس کا مشاہدہ آج ہم جگہ جگہ افقِ احمدیت پر کر رہے ہیں۔

ہمبرگ، جرمنی میں مسجد کا قیام

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جرمنی میں ایک مسجد بنانے کی تحریک فرمائی جس کے خرچ کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ تھا۔ یہ تحریک گو تمام جماعت کے لیے تھی، لیکن جماعت کی مخلص اور قربانی کرنے والی خواتین نے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس تحریک میں شامل ہونے والوں کے لیے کم از کم ڈیڑھ صد روپے دینے کی شرط تھی۔ اس مسجد کی بنیاد 22؍فروری 1957ء کو رکھی گئی اور 22؍جون 1957ء کو اس کا افتتاح ہوا جس کے لیے مرکز سے حضرت مصلح موعودؓ نے خاص طور پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو ہمبرگ بھجوایا۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم صفحہ 464، ایڈیشن 1972ء)

اس بارے میں تاریخ احمدیت میں مذکور ہے:

''مسجد فضل عمر کی تعمیر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوئی۔ مکرم عبدالکریم ڈنکر صاحب کے ایک دوست Herr Knaak کے سیاسی جماعت SPD میں تعلقات تھے اس کے علاوہ کناک صاحب ہمبرگ شہر کی انتظامیہ کمیٹی میں بھی اچھا اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ ان کی کوشش سے 1200 مربع میٹر زمین کا ایک ٹکڑا جماعت کو مل گیا۔ 22؍فروری 1957ء کو مسجد فضل عمر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اسی سال مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر 22؍جون 1957ء کو جملہ احباب اور اعلیٰ سرکاری حکام کی موجودگی میں افتتاح مکرم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد کا دروازہ کھول کر کیا۔ سب ہمسائے بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ مسجد میں ہی مبلغ انچارج صاحب

کے لئے ایک چھوٹا سا فلیٹ بن گیا تھا۔ مسجد میں تہہ خانہ بھی بنایا گیا تھا اور دفاتر بھی بنائے گئے تھے۔‘‘

(ماخوذ سیرت و سوانح حضرت غلام فرید صفحہ 114 تاریخ احمدیت جلد صفحہ 147-150)

اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کے چندے سے ایک لجنہ ہال بھی تعمیر کیا گیا جس میں نمایاں قربانی کرنے والی مستورات کے نام تاریخ لجنہ جرمنی میں مذکور ہیں۔ الحمد للہ جماعت جرمنی میں اس وقت تک 73 مساجد جن میں 64 مکمل بن چکی ہیں اور بقایا ابھی تعمیری مراحل میں ہیں یا ہدف کو پورا کرنے میں کامیاب ہوچکی ہے۔ اس میں بھی لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو ہر سال ایک خطیر رقم شعبہ سو مساجد میں پیش کرنے کی توفیق ملتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ شعبہ سو مساجد سکیم کے تحت لجنہ اماء اللہ جرمنی نے صد سالہ جوبلی کے اہداف میں اس پراجیکٹ کو شامل رکھا ہے جس کے تحت جرمنی میں دس مساجد بنا کر دینے کا وعدہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کر چکی ہیں۔ اس سلسلے میں دو مساجد پر عنقریب تعمیراتی کام شروع ہونے کا امکان ہے۔ خدا تعالیٰ لجنہ اماء اللہ جرمنی کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ آج کے دور میں قرون اولیٰ کی صحابیات کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تاریخ کے نئے روشن باب رقم کرنے والی ہوں آمین۔

مسجد فضل لندن

1924ء کا سال تاریخ احمدیت میں اس لئے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کہ اس سال 12/ جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کا پیغام پہنچانے کی خاطر انگلستان کا سفر اختیار کیا اور مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی۔ یہی وہ مسجد ہے جس کی تحریک تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1920ء میں کی تھی۔ مگر اس کی تعمیر کا کام 1924ء میں شروع ہوا۔ بعد ازاں حضور نے فیصلہ فرمایا کہ جو رقم احمدی عورتوں نے مسجد برلن کے لئے جمع کی تھی وہ ادھر منتقل کر دی جائے۔ چونکہ بعض حالات کی وجہ سے مسجد برلن اس وقت تعمیر نہ ہو سکتی تھی۔ اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ جو کام مسجد برلن کے لئے تحریک کے ساتھ شروع ہوا تھا وہ مسجد فضل لندن کی شکل میں اختتام پذیر ہوا۔ جو سارے یورپ اور انگلستان میں پہلی مسجد تھی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے احمدی خواتین کی تصویری داستان ہے۔ جہاں جہاں اس مسجد کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچے گا وہ ساتھ ہی اس زمانے کی خواتین کی قربانیوں کی داستان بھی دہرائے گا اور ہر طرف سے ان پر سلامتی کی بارش ہوگی۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد فضل لندن کی تعمیر کے لیے چندے کی تحریک فرمائی تو کئی خواتین نے اپنا تمام تر زیور بلا جھجک حضورؓ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ ایک مخلص خاتون محترمہ کریم بی بی صاحبہ زوجہ محترم منشی

امام الدین صاحب پٹواری نے اپنی والدہ کی نشانی کے طور پر صرف ایک زیور اپنے پاس رکھ کر باقی سارا زیور پیش کر دیا جو ترازو میں سیروں کے حساب سے تولا گیا۔

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ 125)

19/ اکتوبر 1924ء کا دن تاریخ لجنہ میں یادگار دن ہے۔ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کی تعمیر قریباً دو سال میں ہوئی اور 3/ اکتوبر 1926ء کو شیخ عبد القادر صاحب نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔

مسجد لندن کا خرچ

مسجد لندن کی تعمیر کے بعد انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام روز بروز بڑھ رہا تھا چنانچہ مبلغ انگلستان خان صاحب فرزند علی صاحب کی طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں یہ درخواست پہنچی کہ کام زیادہ ہے اور عملہ بڑھانے کی ضرورت ہے اس کی تائید حضرت شیخ یعقوب علیؓ صاحب عرفانی نے بھی ولایت کے دوران قیام میں کی تھی۔ اس لئے حضور نے فیصلہ صادر فرمایا کہ ایک مبلغ کا وہاں اضافہ کر دیا جائے اور بجائے ہندوستان سے کوئی نیا مبلغ بھیجنے کے خود انگلستان کے کسی نومسلم کو اس کام پر مقرر کیا جائے۔ صدر انجمن کے بجٹ میں اس کی گنجائش نہیں تھی اس لئے حضور نے 12/ اکتوبر 1928ء کو احمدی خواتین کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

لندن کی مسجد چونکہ احمدی عورتوں کے چندہ سے بنی ہے اس لئے انہی کی ہے... چونکہ وہ مسجد عورتوں ہی کی ہے اس لئے اس مشن کا سارا خرچ عورتوں کو ہی برداشت کرنا چاہئے۔ اس سال نو ہزار کی تحریک عورتوں میں کی جاتی ہے... میں سمجھتا ہوں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت کی عورتوں کے لئے 9 ہزار کی رقم نہایت قلیل ہے اور وہ بہت جلدی اسے پورا کر دیں گی ...‘‘

(خطبات محمود جلد 11 صفحہ 499)

چنانچہ احمدی مستورات نے حسب سابق حضور کے اس مطالبہ پر پورے اخلاص سے لبیک کہا اور قادیان، امرتسر، لدھیانہ، کراچی، گوجرانولہ، سنتوکداس، سیالکوٹ، کیمبل پور، لاہور، فیروزپور، لالہ موسیٰ، گھٹیالیاں، میلسی، ملتان، میرٹھ، دہلی، نوشہرہ چھاؤنی، ایبٹ آباد، فیض اللہ چک ضلع گورداسپور، ضلع محبوب نگر، ڈیرہ غازی خان، جہلم، بھیرہ، چکوال، کتھوالی چک 312، کوہاٹ اور راولپنڈی وغیرہ مقامات کی مستورات نے اس مالی قربانی میں نہایت اخلاص سے حصہ لیا۔ بیرونی ممالک میں سے ماریشس کی احمدی عورتوں نے بھی چندہ دے کر اپنے اخلاص کا ثبوت دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 63)

(ان جماعتوں کی مستورات کی قربانی کی تفصیل الفضل قادیان کے نومبر دسمبر 1928ء کے شمارہ جات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے)

مسجد لندن کی مرمت کے لئے خواتین سے اپیل

حضرت مصلح موعودؓ نے 1931ء میں فرمایا:

انگلستان کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد لندن میں جو صرف احمدی خواتین کے روپیہ سے تیار ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے ہماری جماعت کی مستورات کے اخلاص اور قربانی کی تمام دنیا میں دھوم مچ گئی تھی۔ اس کا گنبد کسی انجینئرنگ کے نقص کی وجہ سے خطرہ کی حالت میں ہے اور عمارت کے فن کے ماہروں نے مشورہ دیا ہے کہ فوراً گنبد کی مرمت کی جائے اور ایسے خول چڑھائے جائیں جن سے وہ کلی طور پر محفوظ ہو جائے ورنہ مسجد کی تمام عمارت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہی نہیں بلکہ غالب یقین ہے...

عورتوں کو ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا:

اپنے عمل سے یہ ثابت کر دو کہ اگر دوسری قوموں کی عورتیں مذہبی اور قومی کاموں سے بے پرواہ اور غافل ہیں تو احمدی جماعت کی مستورات ایسی نہیں ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ دل وگردہ دیا ہے کہ ہر ایک آواز جو دین کی خدمت کے لئے اٹھتی ہے۔ وہ اس پر لبیک کہتی ہیں اور دین کی خدمت پر ان کے دل میں ملال نہیں پیدا ہوتا بلکہ ان کا دل اس خوشی سے بھر جاتا ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرنے کا موقع ملا۔

(الفضل 27/ اگست 1931ء)

حضور کی اس تحریک میں بیگم صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب نے مبلغ ایک ہزار روپیہ چندہ دیا اور باقی رقم بھی دوسری خواتین سلسلہ کے اخلاص اور قربانی کی وجہ سے وقت کے اندر پوری ہوگئی۔

(الفضل 13/ ستمبر 1931ء)

مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک (قادیان) کی توسیع

مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک قادیان کی توسیع کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 23/ دسمبر 1938ء کو ایک تحریک کی کہ ہر کمانے والا دس روپے فی کس کے حساب سے چندہ دے اور جن عورتوں کی کوئی آمدنی نہیں اور بچے بھی صرف ایک پیسہ فی کس چندہ دیں تا کہ جماعت کا کوئی فرد اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے جذبہ قربانی کا یوں تذکرہ فرمایا:

’’جب میں نے اس کے متعلق خطبہ پڑھا تو باوجود یہ کہ میں نے کہہ دیا تھا کہ اس تحریک میں دس روپے سے زیادہ کسی سے نہ لیا جائے گا پھر بھی ایک عورت نے اپنی دو سو روپے کے قریب مالیت کی چوڑیاں اس فنڈ میں داخل کرنے کے لئے مجھے بھیج دی ہیں جو میں نے بزور واپس کیں اور کہا کہ آپ اس میں دس روپے تک ہی دے سکتی ہیں۔‘‘

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 491)

مسجد مبارک (ہیگ، ہالینڈ) کے لئے تحریک

مسجد مبارک ہیگ کی تحریک حضرت مصلح موعود کی طرف سے 1950ء میں ہوئی۔ اس سلسلہ میں یہ اعلان الفضل میں شائع کیا گیا:

’’خدا کا گھر بنانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا‘‘

احمدی بہنوں کی خدمت میں

احباب جماعت کے لئے یہ اطلاع مسرت کا باعث ہوگی کہ واشنگٹن (امریکہ) اور ہیگ (ہالینڈ) میں مساجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لیے زمین خرید لی گئی ہے... سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منشاء ہے کہ جس طرح مسجد لندن کی تعمیر میں احمدی مستورات نے حصہ لیا تھا اسی طرح یہ مساجد بھی صرف احمدی بہنوں کی قربانی سے تعمیر کی جائیں۔ اس لیے حضور کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے کہ احمدی بہنیں ان ممالک میں مسجد کی تعمیر کے لیے دل کھول کر حصہ لیں... چونکہ روپیہ

کی فوری ضرورت ہے اس لیے بہتر ہوگا کہ وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا کر دی جائیں۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی بہن کو اس تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل 3؍ مارچ 1950ء صفحہ 6)

حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد سنتے ہی مستورات نے اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے لبیک کہا۔یہ وہ زمانہ تھا کہ جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ جماعت کی اکثریت ہجرت کرکے پاکستان آئی تھی ان نامساعد حالات میں عورتوں کا ایک مسجد تعمیر کرنے کے لیے چندہ دینا ایسی قربانی ہے جو زندہ وجاوید رہے گی۔ اس وقت قربانی کرنے والی خواتین کے ناموں اور قربانی کی تفاصیل کی رپورٹس الفضل کے 1950ء کے مئی کے شمارہ جات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔12؍ مئی 1950ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ربوہ میں خطبہ جمعہ میں مسجد ہالینڈ کی تحریک خود فرمائی۔آپ نے پہلے مسجد واشنگٹن (امریکہ) کے چندہ کا ذکر فرمایا پھر مسجد ہالینڈ کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے عورتوں کے چندہ کی رفتار پر اطمینان کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’دوسری تحریک مسجد ہالینڈ کے چندہ کی ہے۔ کہتے ہیں عورتوں کے پاس پیسہ نہیں ہوتا لیکن شاید ان کا دل بڑا ہوتا ہے۔مردوں نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ اکٹھا کرنا ہے اور اس وقت تک پونے بارہ ہزار کے وعدے ہوئے ہیں اور عورتوں نے ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرنا ہے مگر اس وقت تک ان کے پونے سترہ ہزار کے وعدے ہیں گویا عورتوں کے وعدے مردوں سے ڈیڑھ گنا ہیں۔‘‘

(الفضل لاہور 18؍ مئی 1950ء صفحہ 4)

اس ارشاد کے بعد عورتوں نے بڑھ چڑھ کر اس مد میں وعدے لکھوانے شروع کردیے اور چندہ کی وصولی ابھی جاری تھی کہ حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہیگ نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ مسجد ہیگ ہالینڈ کے لیے زمین خرید لی گئی ہے اور جو قطعہ اراضی خریدا گیا ہے وہ تبلیغی لحاظ سے بہت عمدہ جگہ پر واقعہ ہے۔اس علاقہ میں کھلے کھلے مکانات اور کشادہ سڑکیں ہیں اور ہیگ میں سب سے اچھا علاقہ شمار ہوتا ہے۔

(الفضل 20؍ جولائی 1950ء صفحہ 2)

اس سلسلے میں ایک خط تیار کیا گیا جس میں وہاں کے مقامی اخبارات اور اداروں کو مسجد کی تعمیر کے حوالے سے آگاہ کیا گیا۔

(الفضل 3؍ اگست 1950ء صفحہ 2)

جلسہ سالانہ 1950ء کے موقع پر 27؍ دسمبر کو حضرت مصلح موعودؓ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تقریر فرماتے ہوئے جہاں مردوں کو مسجد واشنگٹن کے چندہ کی طرف توجہ دلائی وہاں مستورات کو مسجد ہالینڈ کے چندہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:’’ میں نے چند ماہ ہوئے مسجد واشنگٹن اور مسجد ہیگ کی تحریک کی تھی۔ جب میں نے مسجد لندن کی تحریک کی تھی اس وقت جماعت کی تعداد موجودہ تعداد سے دس گنا کم تھی اور میں نے چندہ کی عورتوں میں تحریک کی تھی جن کی آمد بالعموم مردوں سے نصف ہوتی ہے پھر بھی انہوں نے ساٹھ ستر ہزار روپیہ چندہ دے دیا تھا۔اب جبکہ ہماری تعداد دس گنا زیادہ ہوگئی ہے ہم ان نیک کاموں میں سستی کیوں دکھائیں۔ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانا ہوں گی۔‘‘

(الفضل 2؍ جنوری 1951ء صفحہ 3)

اس زمانہ میں ممبرات لجنہ پر اپنے دفتر کی تعمیر کا بھی کافی بوجھ تھا مگر اس کے باوجود انہوں نے مسجد ہالینڈ کے چندے کو جلد از جلد جمع کرنے کی کوشش کی جس کا اظہار حضرت مصلح موعود نے 14؍ دسمبر 1951ء کے خطبہ جمعہ میں یوں فرمایا:

’’ہالینڈ کی مسجد کے متعلق عورتوں میں تحریک کی گئی تھی انہوں نے مردوں سے زیادہ قربانی کا ثبوت دیا ہے ...انہوں نے زمین کی قیمت ادا کردی ہے اور ابھی چھ سات ہزار روپیہ ان کا جمع ہے جس میں اور روپیہ ڈال کر ہالینڈ کی مسجد بنے گی۔ پھر چندہ انہوں نے ایسے وقت میں دیا ہے جبکہ لجنہ کا دفتر بنانے کے لئے بھی انہوں نے چودہ پندرہ ہزار روپیہ جمع کیا تھا۔‘‘

(الفضل 20؍ دسمبر 1951ء صفحہ 5 کالم 1-2)

سالانہ جلسہ فرمودہ 27؍ دسمبر 1951ء کے موقع پر اس مسجد کی بابت فرمایا:

’’مسجد ہالینڈ کا چندہ عورتوں نے مردوں سے زیادہ دیا ہے۔مردوں کے ذمہ واشنگٹن کی مسجد لگائی گئی ہے اور اس کا خرچ مسجد بنا کر قریباً اڑھائی پونے تین لاکھ ہوتا ہے اور جو عورتوں کے ذمہ لگایا گیا تھا مسجد ہالینڈ کا اس کی ساری رقم زمین وغیرہ ملا کر کوئی اسی ہزار یا لاکھ کے قریب بنتی ہے۔ انہوں نے اپنے اسی ہزار میں سے چھیالیس ہزار روپیہ ادا کردیا ہے...میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں کو توجہ دلانے کی اتنی ضرورت نہیں مجھے یقین ہے کہ وہ میری اس مختصر سی تحریک سے ہی اپنے فرض کو سمجھنے لگ جائیں گی اور اس نیک کام کو تکمیل تک پہنچا دیں گی۔ میں عورتوں سے کہتا ہوں تمہاری قربانی مردوں سے اس وقت بڑھی ہوئی ہے۔ اپنی اس شان کو قائم رکھتے ہوئے اپنے دفتر کے قرضہ کو بھی ادا کرو اور اس کے ساتھ مسجد ہالینڈ کو بھی نہ بھولنا۔ اس کے لئے ابھی کوئی پچاس ہزار روپیہ کے قریب ضرورت ہے۔ ہمارا پہلا اندازاً مکان اور مسجد کی تعمیر کا تیس ہزار کے قریب تھا لیکن اب وہ کہتے ہیں کہ ساٹھ ہزار سے کم میں وہ جگہ نہیں بن سکتی کیونکہ اس جگہ پر گورنمنٹ کی طرف سے کچھ قیود ہیں اور وہ ایک خاص قسم کی اور خاص شان کی عمارت بنانے کی وہاں اجازت دیتے ہیں اس سے کم نہیں دیتے۔ پس زمین کی قیمت مل کر نوے ہزار سے ایک لاکھ تک کا خرچ ہوگا جس میں سے وہ بفضلہ چھیالیس ہزار تک اس وقت تک ادا کرچکی ہیں۔‘‘

(الازہار لذوات الخمار حصہ دوم 136-137)

جلسہ سالانہ 1952ء کے موقع پر مسجد ہالینڈ کے چندہ کی وصولی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:’’عام تقریر شروع کرنے سے قبل میں مستورات کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمہارے ذمہ مسجد ہالینڈ کی تعمیر کا چندہ ہے اسی طرح لجنہ کے دفاتر کے سلسلے میں بھی قرضہ ابھی باقی ہے تمہیں اس بوجھ کو اتارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔تمہارے اندر قربانی کا جذبہ مردوں سے زیادہ ہے کیونکہ تمہیں خدا نے قربانی کی ہی جنس بنایا ہے...جو روح فدائیت کی عورتوں میں نظر آتی ہے وہ مافوق الانسانیت معلوم ہوتی ہے پس تمہیں اپنے امتیاز کو قائم رکھنا چاہیے۔‘‘

(الفضل 31؍ دسمبر 1952ء صفحہ 3)

جلسہ سالانہ 1953ء کے موقع پر 27؍ دسمبر کو پھر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:’’ایک اور تحریک میں نے عورتوں میں مسجد ہالینڈ کے لیے چندہ کی کی تھی...اس چندہ میں اس وقت تک 52ہزار کے قریب روپیہ آچکا ہے اور اندازاً ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کا ہے گویا 63ہزار ابھی باقی ہے۔ میں عورتوں میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ ہمت کرکے اسے بھی پورا کرلیں اور مجھے امید ہے کہ وہ پورا کریں گی۔‘‘

(الفضل 5؍ جنوری 1954ء صفحہ 2-3)

اس طرح بار بار کی یاد دہانی کے ساتھ 1954ء کے اختتام سال تک مسجد ہالینڈ کی مد میں 61,000چندہ آچکا تھا۔ گو ابتداء میں جتنا مطالبہ تھا وہ پورا ہوچکا تھا مگر بعد میں خرچ بڑھ جانے کی وجہ سے مطالبہ بھی بڑھ گئی۔ المختصر 12؍ فروری 1955ء کو کھدائی کا کام شروع کیا گیا۔حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے دعا کرائی اور کدال چلا کر کام کا آغاز کیا۔ 20؍ مئی 1955ء کو تین بجے سہ پہر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے سرزمین ہالینڈ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد ہیگ میں رکھا۔اس موقع پر بہت سے مسلم ممالک کے نمائندے اور ممتاز صحافی بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔سنگ بنیاد رکھنے کی یہ بابرکت تقریب بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

(تاریخ لجنہ جلد دوم صفحہ 163)

حاضری دو صد تھی مختلف ممالک کے نمائندگان نے بھی شرکت فرمائی۔محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے حضورؓ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

انچارج احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کی تقریب کی تفصیلی اطلاع حضرت مصلح موعودؓ کو دی جس کا مندرجہ ذیل جواب حضرت مصلح موعودؓ نے لکھوایا:’’جزاک اللہ۔مبارک ہو آپ کو بھی سب احمدی نو مسلموں کو بھی۔اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کے لیے یہ خدمت عظیم بہت بہت مبارک کرے اور ثواب کا موجب بنائے۔‘‘

(ماخوذ از الفضل 23؍ جون 1955ء صفحہ 3)

حضرت مصلح موعودؓ 18؍جون 1955ء کو ہیگ بہ نفس نفیس تشریف لائے اور 19 تا 23؍ جون تک آپ کا قیام رہا۔اس دوران آپ زیر تعمیر احمدیہ مسجد کو دیکھنے بھی گئے۔ اس موقع پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور باقی اہل قافلہ بھی حضور کے ہمراہ تھے۔حضور نے مسجد

بقیہ صفحہ 14 پر

مبرور جنالہ، سحر چوہدری۔ امریکہ

مسلم خواتین کی میراث

ریاستہائے امریکہ کی لجنات کی جانب سے مساجد کا تحفہ

مَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا

مساجد، جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔

احمدی لجنات نے ہمیشہ نہ صرف اسلام کی بنیاد کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا بلکہ انہوں نے دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر کے لئے خلیفہءِ وقت کی شروع کی گئی تمام تحریکوں میں ہر بار بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

مساجد کی تعمیر کے لیے افراد سے مالی قربانی اور فنڈ اکٹھا کرنے کے لیے تنظیمی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ دونوں کام لجنہ اماء اللہ بہت مہارت سے کرتی ہیں۔

بے شک جب لجنہ کی اراکین مالی قربانی پیش کرتی ہیں تو وہ اپنے عہد ''جان، مال، وقت اور اولاد کی قربانی'' دینے کی روح کے مطابق عمل کرتی ہیں۔

قادیان ہندوستان کی لجنہ جن کا کوئی معاشی ذریعہ بھی نہیں تھا وہ ابتدائی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے کی غرض سے انڈے تک بیچتی تھیں۔ بلکل اسی طرح امریکہ میں بسنے والی لجنات نے بھی خاص طور پر کلیولینڈ کی بہنوں نے اپنے محدود وسائل کے اندر پیسہ اکٹھا کرنے کے لیے کھانا تک بنا کر فروخت کیا۔

امریکہ کے وسیع افق پر، ہر احمدیہ مسجد لجنہ کی بے پناہ قربانیوں کی داستانیں سناتی ہے جو کبھی سونے کا زیور دے کر لکھی جاتی ہیں جو خواتین کا سب سے محبوب اور کبھی کبھی واحد اثاثہ ہوتا ہے۔ ایمان والی خواتین نے ہمیشہ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کیے ہیں اور ایمان کی خاطر قربانیاں دی ہیں۔ جیسے حضرت حاجرہؑ جنہوں نے اپنا سب کچھ ترک کر دیا اور عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں کو محض وقت کے امام کو لبیک کہتے ہوئے اپنا لیا اور صدیوں بعد حضرت خدیجہؓ جو ایک پاکیزہ وعظیم سیدہ تھیں جنہوں اپنی زندگی مکمل تقویٰ کے ساتھ گزاری اور اپنی تمام جائیداد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دے دی کہ جس کو غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے اور غلاموں کو آزاد کر دیا جائے۔

پھر مزید چودہ صدیوں بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زندگی میں ایک مخلص اور فرمانبردار ساتھی سے نوازا۔ بلکل حضرت سیدہ خدیجہؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، حضرت اماں جانؓ بھی ہمیشہ اپنی پیاری جماعت کے لیے قربانیاں دینے میں پیش پیش رہیں۔ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی قادیان میں منارۃ المسیح کے لیے 10,000 روپے جمع کرنے کی اپیل کے جواب میں (28/ مئی 1900) حضرت اماں جان نے فوراً جواب دیا، اور اپنی وراثت کی جائیداد بیچ کر 1000 روپے ادا کر دیے۔

اس اپیل کو پورا کرنے میں دوسروں پر شاندار سبقت لے جانا حضرت اماں جانؓ کا اللہ تعالیٰ پر قوی ایمان اور مسیح موعودؑ کی اپیل کی اہمیت کا ایک بڑا ثبوت ہے۔

پھر اس کے مینار پر سے دُنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ رب رحیم و رحماں بہ بانگ بالا سنائیں گے ہم

(کلامِ محمود)

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں لجنات کی مالی قربانیوں سے تعمیر کی جانے والی مساجد کی تفصیل:

فضل مسجد ڈیٹن اوہائیو

تعمیر 1955ء سے 1965ء

تحفہ از طرف محترمہ لطیفہ کریم صاحبہ

اسلام کی ترویج کے لئے اس شاندار قربانی کا نمونہ دکھانے والے 1900ء کی دہائی سے اپنی کوششیں کر رہے تھے۔ 1952ء میں اس مسجد کی بنیاد ڈالی گئی اور 1965ء میں یہ مسجد مکمل ہوئی بہن لطیفہ کریم صاحبہ اور ان کے خاوند نے اپنی تمام جائیداد گھر زمین مسجد کی تعمیر کے لئے دے دئے۔ یہ ڈیٹن جماعت کی اہم تاریخ ہے کہ اس مسجد کو افریقن احمدیوں کی جانب سے امریکہ میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

بیت الحمید مسجد کیلیفورنیا

تعمیر 1989ء

لجنہ کی امداد کے ساتھ

اس مسجد کے لئے امریکہ کی لجنہ نے زمین اور عمارت کی خریداری میں عظیم مالی قربانیاں دیں۔ حالیہ برسوں میں، لجنہ نے مسجد سے ملحقہ زمین کی خریداری کے لیے بڑی رقم کا عطیہ بھی دیا ہے اس مسجد کا سنگِ بنیاد حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح چہارم نے اکتوبر 1987 میں رکھا اور جولائی 1989 میں افتتاح کیا۔

بیت الرحمن میری لینڈ

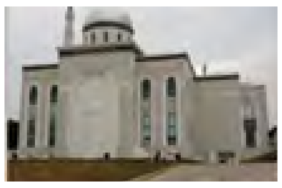

تعمیر 1994ء

لجنہ کی امداد کے ساتھ۔

لجنہ نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے بے مثال تعاون کیا اور اپنے وعدہ جات جو تین لاکھ ڈالر کا تھا ڈھائی لاکھ ڈالرز کی اضافی رقم ادائیگی کی۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح چہارم نے 14/ اکتوبر 1994ء کو کیا۔

بیت النصر، میساچوسٹس

تعمیر 1997ء

لجنہ کی امداد کے ساتھ

اس مسجد کے لئے لجنہ نے 30,735.00 ڈالر کا تعاون کیا۔

بیت الامان، کنیکٹی کٹ امریکہ

تعمیر مارچ 2007ء

لجنہ کی امداد کے ساتھ

اس مسجد کے لئے لجنہ نے 41,447.00 ڈالرز کا تعاون کیا۔

مبارک مسجد ورجینیا

تعمیر 2012ء

لجنہ کی امداد کے ساتھ

اس مسجد کے لئے لجنہ نے 890,562 کی مالی قربانی پیش کی پھر اسی مسجد کی توسیع کے لئے اضافی 366،925 رقم بھی عطیہ کی۔

دار الامان لوزیانا

تعمیر 2013ء

لجنہ کی امداد کے ساتھ

اس مسجد کے لئے لجنہ نے 100,000 کا عطیہ کیا

بیت العطاء جارجیا/جنوبی کیرولائنا

2014ء میں خریدی گئی

لجنہ کی امداد سے

اس مسجد کے لئے لجنہ نے 45،000 ڈالرز کا عطیہ

مسرور مسجد ورجینیا

2018ء میں خریدی گئی

لجنہ کی امداد سے

اس مسجد کے لئے لجنہ نے 500,000 کا عطیہ دیا

فتح عظیم مسجد الینوائس

تعمیر 2022ء تا 2022ء

اکتوبر 2019ء میں، امیر جماعت احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے لجنہ اماء اللہ امریکہ کو صیہون مسجد کی تعمیر کا موقع فراہم کیا، تا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں یہ پہلی لجنہ فنڈ سے بننے والی مسجد ہو جب نیشنل صدر لجنہ امریکہ دھیا طاہرہ بکر صاحبہ اور لجنہ کی ممبرات نے یہ خوشخبری بہت خوشی سے قبول کی۔

کورونا وائرس کے دوران دنیا بھر میں معاشی اور سماجی افراتفری اور غیر یقینی کی صورتحال رہی مگر ان مشکلات کے باوجود لجنہ اپنے مقصد سے نہیں ہٹی۔ اللہ کے فضل و کرم سے لجنہ امریکہ نے 1.2 ملین ڈالرز کے ہدف سے بہت بڑھ کر صیہون مسجد کے لیے 1.7 ملین کا عطیہ کیا۔

اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ کو اپنے ارادوں میں مستقبل میں بھی ہمیشہ کامیاب کرے مساجد بنانے کا یہ حوصلہ، لگن اور جوش کو اسی طرح اپنے اور اپنی اولاد میں قائم رکھے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ

(البقرہ: 128)

اے ہمارے رب! یہ ہم سے قبول فرما کیونکہ تو سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

حامدہ سوسن چوہدری۔ صدر لجنہ جرمنی

خلافت خامسہ میں لجنہ جرمنی کی مالی قربانیاں

سرائے نصرت جہاں

مؤرخہ 17/ جون 2011ءحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ جرمنی کی مالی قربانیوں سے تعمیر کئے گئے مہمانخانہ مستورات ''سرائے نصرت جہاں'' کا افتتاح فرمایا۔اِس گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کیلئے ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی نے 642.843یورو قربانی کرنے کی سعادت حاصل کی۔ الحمدللہ

مسجد خدیجہ

2/ جنوری 2007ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے، برلن میں لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں سے تیار کی جانے والی تاریخی مسجد، مسجد خدیجہ کا سنگِ بنیاد رکھا۔اس مسجد کی تعمیر کے لئے لجنہ اماء اللہ جرمنی نے، ایک ملین،35 ہزار 48 یورو کی خطیر رقم کی قربانی کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مؤرخہ 16/ اکتوبر 2008ءحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخی مسجد کا افتتاح فرمایا۔

سو مساجد اسکیم

1889ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت جرمنی کے سامنے سو مساجد تعمیر کرنے کی اسکیم پیش فرمائی۔ اب تک الحمد للہ 76 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں، یا زیرِ تعمیر ہیں۔ لجنہ اماء اللہ جرمنی کو بھی اس اسکیم میں 18 ملین، 57 لاکھ، 2 ہزار 557 یورو کی مالی قربانی کرنے کی سعادت ملی۔

اپریل 2019ء میں لجنہ اماء اللہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے دس مساجد کی تعمیر کا وعدہ کیا، جسے ''جوبلی پراجیکٹ'' کا نام دیا گیا، کیونکہ سن 2022ء میں تنظیم لجنہ اماء اللہ کو، اور سب 2023ء میں جماعت احمدیہ جرمنی کو سو سال کا عرصہ ہو جائے گا، ان شاء اللہ۔ نیز لجنہ اماء اللہ جرمنی کی 50 سالہ جوبلی بھی 2023ء میں ہے، ان شاء اللہ۔ ان مواقع کی مناسبت سے ان دس مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا۔

ان کی تعمیر کے لئے 8 ملین یورو کا ہدف قائم کیا گیا۔ الحمد للہ اپریل 2019ء سے لے کر اب تک لجنہ اماء اللہ نے 6 ملین، 9 لاکھ، 19 ہزار، 745 یورو کی مالی قربانی کی ہے۔

تحریک جدید

جرمنی میں تنظیم لجنہ اماء اللہ کے قیام کے ساتھ ہی ممبرات طوعی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ تاہم ادائیگیوں کا مکمل ریکارڈ نہیں مل سکا۔

جماعتی AIMS سسٹم میں جو ریکارڈ (2005تا2022) تک لجنہ اماء اللہ جرمنی کو تحریک جدید میں 12 ملین، پندرہ لاکھ، 2 ہزار 484 یورو کی مالی قربانی کی توفیق ملی۔

وقفِ جدید

جرمنی میں تنظیم لجنہ اماء اللہ کے قیام کے ساتھ ہی ممبرات طوعی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔تاہم ادائیگیوں کا مکمل ریکارڈ نہیں مل سکا۔

جماعتی AIMS سسٹم میں جو ریکارڈ (2005ء تا 2022ء) تک لجنہ اماء اللہ جرمنی کو وقف جدید میں 7 ملین، 66 لاکھ، 2 ہزار 433 یورو کی مالی قربانی کی توفیق ملی۔

بیت العافیت کی خریداری

2015ء میں لجنہ اماء اللہ اور مجلس انصار اللہ جرمنی کی مشترکہ عمارت بیت العافیت 1.6 ملین یورو کی لاگت سے خریدی گئی۔اِس رقم میں سے 60٪ مجلس انصار اللہ اور 40٪ کے حساب سے ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی نے ادا کی۔

''بیت الفتوح یوکے ایک حصہ کی تعمیر نو''

2017ءاِس مالی تحریک میں لجنہ اماء اللہ جرمنی نے 3لاکھ یورو کا وعدہ کیا اور 2019 میں مکمل ادائیگی کی توفیق پائی۔

افریقہ میں چیریٹی منصوبہ جات

- **نائیجر میں ڈسپنسری کا قیام:** 2020ء - 2021ء میں لجنہ اماء اللہ نے اپنے سالانہ بجٹ میں سے مبلغ 75،000یورو کی رقم افریقہ کے ملک نائیجر میں ڈسپنسری کے قیام کیلئے بطورعطیہ ادا کی۔
- علاوہ ازیں **سلائی اسکول** کے قیام کیلئے بھی مالی معاونت کی۔
- **پرائمری سکول کی تعمیر:** 2021ء - 2022ء لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنے سالانہ بجٹ میں مستقل بُنیادوں پر ایک رقم تہیہ کی ہے۔ امسال اِس مد میں مبلغ تیس ہزار یورو (30.000,00€)کی رقم ہے۔

بقیہ: لجنہ اماءاللہ کی تنظیم کے تحت دنیا بھر میں مساجد کا قیام.....ازصفحہ 12

کا معائنہ فرمایا اور ہال میں کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔

(ماخوذ الفضل ربوہ یکم ستمبر 1955ء صفحہ 3)

دورہ جرمنی کے دوران حضورؓ نے ہالینڈ میں تعمیر مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: یہ مسجد پاکستان کی احمدی مستورات کے چندہ سے بنائی گئی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہالینڈ میں اللہ تعالیٰ نے متعدد خواتین کو بھی قبولِ اسلام کی توفیق عطا فرمائی ہے اور وہ سب بہت مخلص ہیں۔''

(الفضل 10/ جولائی 1955ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تعمیر مکمل ہونے جانے پر 9/ دسمبر 1955ء بروز جمعہ المبارک سرزمین ہالینڈ میں پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ افتتاح کی رسم حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب نے ادا کی۔ افتتاح کے موقع پر متعدد ممالک کے سفارتی مندوبین، مبلغین کرام، مقامی اور دیگر احمدی احباب کے علاوہ پریس اور ریڈیو کے نمائندگان بھی موجود تھے۔

(ماخوذ الفضل 13/ دسمبر 1955ء صفحہ 1)

تکمیل مسجد کے لئے مزید چندہ کی تحریک

مسجد ہالینڈ پر چونکہ اندازہ سے زیادہ خرچ ہو چکا تھا اس لئے حضرت مصلح موعود نے احمدی خواتین کو چندہ کی تحریک برابر جاری رکھی اور اس پر بہت زور دیا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ 1956ء کے موقع پر 27/ دسمبر کو اپنی تقریر میں فرمایا:

''اس سال ہالینڈ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف احمدی مستورات کے چندہ سے ہی ایک نہایت عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی ہے لیکن اس پر جو خرچ ہوا ہے وہ ابتدائی اندازے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ اس وقت تک مستورات نے جو چندہ دیا ہے۔ 91 ہزار روپیہ اس سے زائد خرچ ہو گیا ہے۔ مستورات کو چاہئے کہ جلد یہ رقم جمع کر دیں''

(الفضل 4/ جنوری 1957ء صفحہ1)

''عورتوں نے ہالینڈ کی مسجد کا چندہ اپنے ذمہ لیا تھا مگر اس پر بجائے ایک لاکھ کے جو میرا اندازہ تھا ایک لاکھ چوہتر ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ 78 ہزار ان کی طرف سے چندہ آیا تھا گویا ابھی 96 ہزار باقی ہے۔ پس عورتوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ وہ 96 ہزار روپیہ جلد جمع کریں تا کہ مسجد ہالینڈ ان کی ہو جائے۔''

(الفضل 9/ مارچ 1957ء صفحہ 4)

بعد ازاں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

''میں نے مسجد ہالینڈ کی تعمیر کے لئے عورتوں میں ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریک کی تھی جس میں سے 99 ہزار روپیہ عورتیں اس وقت تک دے چکی ہیں لیکن جو اندازہ وہاں سے آیا تھا وہ ایک لاکھ چونتیس ہزار روپے کا تھا اور عملاً اب تک ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ تحریک جدید کا ریکارڈ کہتا ہے عورتیں ننانوے ہزار روپیہ دے چکی ہیں... میں نے وکالت مال کے شعبہ بیرون کے انچارج چوہدری شبیر احمد صاحب کو بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ریکارڈ ہے جس سے معلوم ہو کہ جب ہیگ سے ایک لاکھ چونتیس ہزار روپے کا تخمینہ آیا تھا تو میں نے عورتوں سے اس قدر چندہ کرنے کی اجازت دی ہو کیونکہ عورتوں کا حق تھا کہ چندہ لینے سے پہلے ان سے پوچھ لیا جاتا کہ کیا وہ یہ چندہ دے بھی سکتی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا افسوس ہے کہ اس وقت ہم سے غلطی ہوئی اور ہم نے حضور سے دریافت نہ کیا کہ آیا مزید رقم بھی عورتوں سے جمع کی جائے۔ ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں جس کی رو سے زیادہ رقم اکٹھی کرنے کی منظوری لی گئی ہو۔ میں نے کہا میں یہ مان لیتا ہوں کہ آپ نے ایک لاکھ چونتیس ہزار روپیہ کے جمع کرنے کی منظوری مجھ سے نہ لی لیکن جب وہ رقم ایک لاکھ پچھتر ہزار بن گئی تو پھر تو آپ نے مجھ سے منظوری لینی تھی کیا آپ نے مجھ سے منظوری لی۔ انہوں نے پھر یہی جواب دیا کہ ہم نے اس کے متعلق بھی حضور سے کوئی منظوری نہیں لی اور ہمارے پاس کوئی ایسا کاغذ نہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ عورتوں سے ایک لاکھ چونتیس ہزار یا ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ جمع کرنا منظور ہے۔ اس لئے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ لجنہ اماء اللہ اس سال صرف چھتیس ہزار روپیہ چندہ کر کے تحریک جدید کو دے دے اور باقی روپیہ تحریک جدید خود ادا کرے۔ لجنہ اماء اللہ چھتیس ہزار روپے سے زیادہ نہیں دے گی اور مسجد ہالینڈ ہمیشہ کے لئے عورتوں کے نام پر ہی رہے گی۔''

(الفضل 23/ فروری 1958ء صفحہ 3)

حضرت مصلح موعودؓ نے تعمیر مسجد ہیگ کے لئے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی تحریک خاص فرمائی تھی مگر خواتین احمدیت نے اپنے آقا کے حضور ایک لاکھ تینتالیس ہزار چھ سو چونسٹھ روپے کی رقم پیش کر دی بلکہ بعض مستورات تو اس مد کے ختم ہونے کے بعد بھی چندہ بھجواتی رہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 182)

(باقی آئندہ کل ان شاءاللہ)

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

18/ دسمبر 1922ء دو شنبہ (سوموار) مطابق 28/ ربیع الثانی 1341 ہجری

صفحہ اول پر حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؓ کی ایک نظم ''میرا چاند'' شائع ہوئی ہے۔اس کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں:

اے چاند! چاند میرا بھی اک قادیاں میں ہے
دارالامان خطۂ جنت نشاں میں ہے

اس چودھویں صدی میں ہوا ہے ضیاء فگن
پَرتَو اسی کے نور کا سارے جہاں میں ہے

اس چاند پر نثار ہوں تجھ سے ہزار چاند
اور تا ابد یہ ہم پہ رہے نور بار چاند

صفحہ 2 پر ''افسوسناک نقصان'' کے عنوان سے ایک رپورٹ پیش ہوئی ہے۔جس کا پس منظر یہ ہے کہ سلسلہ کے دو کارکنان (محاسب صاحب و ہیڈ کلرک صاحب دفتر محاسب) پانچ عدد cheques کا روپیہ لینے کی غرض سے لاہور گئے۔واپس قادیان آتے ہوئے نہر کے قریب پہنچے تو نوٹوں والی جیب کو دیکھا تو اسے خالی پایا۔کُل رقم مبلغ 5800 روپیہ تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس واقعہ کے نتیجہ میں ایک تحقیقاتی کمیشن تشکیل فرمایا۔کمیشن نے حضورؓ کی خدمت میں یہ رائے پیش کی کہ

کُل ضائع شدہ رقم کا نصف روپیہ دونوں سے وصول کیا جائے۔وصولی کی شرح 1/3 از محاسب صاحب اور 2/3 ہیڈ کلرک صاحب سے ہو۔طریق وصولی یہ ہو کہ ہیڈ کلرک صاحب کا مکان واقع قادیان اور پراویڈنٹ فنڈ فوراً ضبط کر لیے جاویں۔ان دونوں کی مالیت سے جو زائد روپیہ ان کے ذمہ بنے وہ دس روپے ماہوار ان کی تنخواہ سے وضع ہوتا رہے حتیٰ کہ یہ رقم پوری ہو جائے۔محاسب صاحب سے ان کے حصہ کی رقم نقد وصول کی جائے۔اس کے علاوہ محاسب صاحب کی تنخواہ میں سے پانچ روپیہ ماہوار اور ہیڈ کلرک صاحب کی تنخواہ میں سے دو روپیہ ماہوار کا تنزل کیا جائے اور جتنا عرصہ یہ معطل رہیں اتنے عرصہ کی تنخواہ نہ دی جائے۔محاسب صاحب کو واپس ان کے عہدہ پر لگالیا جائے جبکہ ہیڈ کلرک صاحب کا دفتر محاسب سے کسی اور دفتر میں تبادلہ کر دیا جائے۔نیز یہ تمام امور ہر دو کی سروس بک میں درج کر دی جائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں جب یہ رپورٹ پیش ہوئی تو آپؓ نے فرمایا کہ ''نقصان کی وصولی کے متعلق سب کمیٹی کے فیصلہ سے میں اتفاق نہیں کرتا۔نقصان پورا ہی وصول کرنا چاہیے گو اگرچہ وہ امداد کے مستحق ہیں تو اور طرح کی مدد کر دی جائے۔بغیر اس طریق کے اختیار کیے آئندہ کارکنوں کو توجہ نہ ہو سکے گی۔

پس میں فیصلہ کرتا ہوں کہ پوری رقم نقصان شدہ ایک اور دو کی نسبت سے (محاسب صاحب بیت المال اور ہیڈ کلرک صاحب دفتر محاسب) وصول کی جائے۔''

سروس بکوں میں نوٹ کے متعلق حضورؓ نے فرمایا کہ

''محاسب صاحب کی سروس بک میں نوٹ نہ کیا جائے۔نیز ان کی تنخواہ میں پانچ روپے کمی کی بجائے دو روپے قرار دی۔''

اس جملہ واقعہ اور بعد ازاں فیصلہ میں قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ جیسا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں درج ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔چنانچہ اُس دل کے حلیم نے شفقت و رافت فرماتے ہوئے روپیہ کی وصولی بابت ایک علیحدہ تجویز فرمائی۔آپؓ نے فرمایا:

''(محاسب صاحب) کی پرانی خدمات اور ان کے والد مرحوم کے گہرے تعلقاتِ سلسلہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے اور (ہیڈ کلرک صاحب) کی پرانی خدمات اور غربت کو مدِنظر رکھتے ہوئے میں تجویز کرتا ہوں کہ ان دونوں سے اپنے حصۂ نقصان میں سے صرف پانچ سو اور ایک ہزار روپیہ بالترتیب وصول کیا جائے۔بقیہ تینتالیس سو روپیہ ان کی امداد کے لیے میں ان شاء اللہ بعض دوستوں سے جمع کرا دوں گا جو ان کی طرف سے داخلِ خزانہ کیا جائے۔پانچ روپیہ میں ان شاء اللہ اس مد میں دوں گا اور میں نے اپنے باقی رشتہ داروں کے نام سترہ سو روپیہ اور لگا دیا ہے۔یہ بائیس سو روپیہ ہو جائے گا۔بقیہ رقم بھی ان شاء اللہ میں چھ سات دوستوں کے ذمہ لگا دوں گا اور بیت المال کا نقصان پورا کر دوں گا۔میں سمجھتا ہوں کہ قرآنِ کریم کے حکم صاحبِ عزم کی مدد کو پورا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع دیا ہے۔''

یقیناً خلافتِ احمدیہ کی ایک سو چودہ سالہ تاریخ قدم قدم پر وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا پر شاہد ہے اور ہر احمدی اس امر پر گواہ ہے کہ خلافتِ احمدیہ ہم احمدیوں کے لیے محبتِ پدری اور شفقتِ مادری سے بڑھ کر درجہ رکھتی ہے۔خلافت درحقیقت محبتوں اور شفقتوں کا ایک لامتناہی خزانہ ہے۔ایک ایسا خزانہ جس کی قدر و قیمت کا غیر اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔اللّٰھم اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَانۡصُرۡہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا؎

بتاؤں میں کیسے اس الفت کی لذّت
غلاموں کی آقا سے اپنے محبت
اور آقا کی اپنے غلاموں سے چاہت
نہیں دو، وجود اک جماعت خلافت

صفحہ نمبر 3 تا 4 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل مختلف موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

1۔نئے ''خلیفۃ المسلمین'' سے مسلمانانِ ہند کی بیزاری 2۔واقعاتِ مالابار اور آریہ صاحبان 3۔مولوی محمد علی صاحب کا جواب الجواب 4۔لاہور میں آریوں سے کامیاب مباحثہ

صفحہ نمبر 5 پر ''مکتوبات امام علیہ السلام'' کے عنوان سے حضرت مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک (حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد) کی جانب سے حضرت مصلح موعودؓ کے بعض مکتوبات شائع ہوئے ہیں جو آپ نے مختلف احباب کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے جواب میں تحریر فرمائے۔

1۔حضورؓ نے ایک صاحب کو لکھوایا کہ ''قادیان میں آنا دو موقعوں پر بڑا ضروری ہوتا ہے۔ایک جلسہ کے موقع پر۔وہ خاص برکات کے نزول کا اور وعظ و نصیحت اور دوستوں سے ملنے کا موقع ہوتا ہے۔اور ایک کسی ایسے موقع پر جب لوگوں کا زیادہ ہجوم نہ ہوتا کہ ذاتی تعارف پیدا ہو سکے۔''

2۔ایک دوست نے لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گھر میں نماز پڑھ رہا ہوں کہ ایک شخص آیا اور آتے ہی کہا کہ گھر میں نماز نہ پڑھو۔اس طرح نماز کی قدر دل سے جاتی رہتی ہے۔

حضورؓ نے جواب میں فرمایا ''یہ خواب بہت صحیح ہے۔اس کے متعلق میں نے بار بار جلسہ پر اور متعدد موقعوں پر توجہ دلائی ہے۔''

THE ALFAZL QADIAN
الفضل
نظم
میرا چاند

3۔ڈراموں کے بارہ میں فرمایا: ''ڈرامہ تو ایک نقل ہے اور نقل کبھی اخلاق پر اچھا اثر نہیں ڈال سکتی۔دوسرے کی نقل سے حقیقت مٹتی ہے نہ کہ قائم ہوتی ہے۔کوئی ڈرامہ کرنے والا آج تک اخلاق کے اعلیٰ مقام پر ثابت نہیں ہوا۔''

4۔ایک دوست نے لکھا کہ میں احمدی ہوں اور میرے والدین کا میرے ساتھ مذہبی تخالف ہے۔حضور ان سے سلوک کے بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جواب میں لکھوایا ''دنیاوی طور پر ہر طرح سے سلوک کریں اور دین کے معاملہ میں ان کو سمجھا دیں اور اپنی نیکی اور محبت اور والدین کی خدمت کا ایسا نمونہ دکھاویں کہ ان کو ماننا پڑے کہ آپ نے احمدی ہو کر کچھ حاصل کیا ہے۔''

5۔ایک خط میں آپؓ نے لفظ ''خاتم'' کے سوال پر اس لفظ کے متعلق جواب تحریر فرمایا۔

6۔ایک صاحب نے لکھا کہ کیا مرزا صاحب مجددیت کی لائن میں ہیں یا باہر۔اگر باہر ہیں تو کس نام سے انہیں خطاب کیا جائے گا۔

فرمایا ''حضرت مرزا صاحب مجددوں میں اسی طرح شامل ہیں جس طرح سب نبی شامل ہوتے ہیں۔کوئی نبی نہیں جو مجدد نہ ہو۔ہاں حضرت مرزا صاحب اس سے زیادہ بھی کچھ ہیں۔اور وہ یہ کہ آپ کو امتی نبوت کا درجہ حاصل ہے۔یعنی آپؑ نبی ہیں۔باتباع اور فرمانبرداری آنحضرت ﷺ۔''

7۔ایک صاحب نے لکھا کہ میرا ایک بھانجا جو غیر احمدی ہے اور احمدیت کا سخت دشمن ہے، مجھے بہت دکھ دیتا ہے۔میں نے غیر احمدی ہونے کی حالت میں اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو ایک مربع زمین دوں گا۔اب اس کے متعلق کیا کیا جاوے۔

حضورؓ نے جواب میں فرمایا ''وعدہ کا توڑنا جو خدا اور رسول یا حکومت کے حکم کے خلاف نہ ہو سخت جرم ہے۔خواہ جس سے وعدہ کیا جائے وہ ابوجہل کی طرح بھی ہو تب بھی اپنا وعدہ پورا کریں اور اس کو مربع دے دیں۔''

8۔ایک دوست نے لکھا کہ میں اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھتا ہوں۔بعض لوگ عداوت سے افسروں کو میرے خلاف بر انگیختہ کر دیتے ہیں۔کیا میں لکھنا چھوڑ دوں۔

حضورؓ نے جواب میں فرمایا ''اگر کوئی شروع سے نہ لکھے تو کچھ حرج نہیں لیکن ڈر کر چھوڑنا ٹھیک نہیں۔

9۔ایک دوست نے لکھا کہ میں عرصہ آٹھ سال سے احمدی تھا مگر قریباً تین سال سے میری عملی حالت بہت کمزور ہوگئی تھی۔اب میری غفلت دور ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ توجہ دلائی ہے۔کیا میں دوبارہ بیعت کروں۔

حضورؓ نے جواب میں فرمایا ''دعا کروں گا۔بیعت جب تک انسان توڑے نہیں تجدید کی ضرورت نہیں۔آپ استغفار کریں اور آئندہ کے لیے کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔جس قدر اس زندگی میں دین کا کام ہو جائے غنیمت ہے۔''

صفحہ 7 اور 8 پر پر حضرت مولانا غلام احمد صاحب بدوملہویؓ کا مضمون بعنوان ''قرآنِ کریم کب لکھا گیا'' شائع ہوا ہے۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221218.pdf

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ایڈیٹر کے نام خطوط

- **مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر۔سویڈن سے لکھتے ہیں:**

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان رضی اللہ عنہ پر آج 9/ دسمبر 2022ء کے شمارے میں جو عظیم عاطف صاحب نے تحریر فرمایا ہے مختصر، جامع اور بہت قابل تعریف ہے۔ انہوں نے خدا کے فضل سے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ تمام لکھنے والوں کو اختصار سے کام لینے کی توفیق دے آمین۔ ایسے مضامین ہر شخص با آسانی پڑھ سکتا ہے۔

- **مکرمہ صدف علیم صدیقی۔کینیڈا سے لکھتی ہیں:**

مؤرخہ 8/ دسمبر 2022ء کے شمارہ الفضل میں آپ کا مضمون بعنوان ''دل پاک نہیں ہوسکتا جب تک آنکھ پاک نہ ہو'' پڑھا۔ بہت اعلیٰ اور وقت کی مناسبت سے تحریر ہے کیونکہ آج کل نہ چاہتے ہوئے بھی ایسی چیزوں پر نگاہ پڑ جاتی ہے جو غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ہوتی ہیں۔ ٹی وی، انٹرنیٹ اور یہاں تک کہ اپنے ارد گرد بھی ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جو ناقابل برداشت ہوتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنی نظر کی حفاظت کرنے والا بنائے تا کہ ہمارے دل پاک ہوسکیں۔ ایسے پاک و شفاف جن میں خدا تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے۔ جہاں خدا بستا ہے۔ جزاک اللہ ہمیں یاد دہانی کروانے کے لیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزاء دے۔ آمین۔

- **مکرمہ در ثمین احمد۔جرمنی سے لکھتی ہیں:**

اکثر ہی کسی مضمون نگار کی عمدہ تحریر پڑھنے کے بعد فوری طور پر تبصرہ نہ لکھنے کی وجہ سے اظہار رائے سے محروم رہ جاتی ہوں جس کا مجھے بعد میں قلق رہتا ہے۔ مؤرخہ 8/ دسمبر 2022ء کے شمارہ الفضل میں آپ کا مضمون بعنوان ''دل پاک نہیں ہوسکتا جب تک آنکھ پاک نہ ہو'' پڑھا۔ انتہائی شاندار، آسان اور دل کو چھونے والی حقیقت پر مبنی تحریر ہے ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نظر اور دل کو پاک رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ '' کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّاں بھی کرسکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفے کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔''

(الفرقان، خلافت نمبر۔ مئی - جون 1967ء صفحہ 28)

ایک سبق آموز بات

تمام مشکلات کا حل

شکاگو سے آنے والے ایک دوست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز پڑھو، نماز پر توجہ دو کہ یہ ہے تمام مشکلات کا حل ہے۔

(دورۂ امریکہ 2022ء، رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر قسط 3 صفحہ 11 الفضل آن لائن لندن)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

فقہی کارنر

ختم اور فاتحہ خوانی

ایک بزرگ نے عرض کی کہ حضور! مَیں نے اپنی ملازمت سے پہلے یہ منت مانی تھی کہ جب میں ملازم ہو جاؤں گا تو آدھ آنہ فی روپیہ کے حساب سے نکال کر اس کا کھانا پکوا کر حضرت پیران پیر کا ختم دلاؤں گا۔ اس کے متعلق حضور کیا فرماتے ہیں؟
(حضرت مسیح موعودؑ نے) فرمایا کہ:
خیرات تو ہر طرح اور ہر رنگ میں جائز ہے اور جسے چاہے انسان دے مگر فاتحہ خوانی سے ہمیں نہیں معلوم کیا فائدہ ہے؟ اور یہ کیوں کیا جاتا ہے؟ میرے خیال میں یہ جو ہمارے ملک میں رسم جاری ہے کہ اس پر کچھ قرآن شریف وغیرہ پڑھا کرتے ہیں، یہ طریق تو شرک ہے اور اس کا ثبوت آنحضرت ﷺ کے فعل سے نہیں۔ غرباء و مساکین کو بے شک کھانا کھلاؤ۔

(الحکم 31/ مارچ 1903ء صفحہ 4)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

16/دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:29	17:41
مدینہ منورہ		05:35	17:36
قادیان		05:54	17:26
ربوہ		05:34	17:06
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:32	15:56